ترجمہ موسومہ بقای باقی

تصنیف منیف امیر امیرا دبیر عطارد نظیر شاعر ہفت زبان ناظم ہمہ دان

ہم ردیف ناسخ و وزیر بمثال آتش جناب فضیلت مآب مہاراجہ گردھاری پرشاد صاحب

بخشی راجہ بہادر متخلص باقی کایستھ سکسینہ الی البرم حیدرآباد دکن دام اقبالہ وحشمتہ

بشہر ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ

مطابق



مطبع النظم اخبار [illegible] لکھنؤ پریس واقع محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ میں

(جو بیادگار جناب مہاراجہ بہادر ممدوح قائم ہے)

منشی [illegible] پرشاد آنریری مالک مطبع کے اہتمام سے طبع ہوا

دیوان اردو

موسومہ

بقای باقی

من تصنیف منیف امیر ابن امیر و دبیر عطارد نظیر شاعر ہفت زبان ناظم ہمہ دان
ہمردیف ناسخ و وزیر بیخیال آتش و میر جناب فضیلت مآب مہاراجہ گردہاری پرشاد صاحب
نبسی راجہ بہادر متخلص بہ باقی کایستہ سکینہ امیر نگر حیدرآباد دکن دام اقبالہ و حشمتہ

لبشہر ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ

مطابق

ماہ جولائی ۱۸۹۰ء

مطبع نظم اخبار موسومہ لکھنؤ پریس واقع محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ میں

(جو یادگار جناب مہاراجہ گردہاری پرشاد صاحب نبسی راجہ بہادر متخلص بہ باقی امیر اعظم حیدرآباد دکن قائم ہے)

منشی دوارکا پرشاد افق مالک مطبع کی اہتمام سی طبع ہوا

دیباچہ دیوان بقای باقی چکیدہ کلک سلک جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب افق کالستھ سکسینہ مالک نظم اخبار لکھنو

ورد لب کر اسم خلاق زمین و آسمان — پھیر سالک نظم کی تسبیح اے کلک روان

ہین میان حیدرآباد اک امیر قومی بزرگ — ماہتاب ہالۂ قوم۔ آفتاب خاندان

خوش سیر خوش وضع خوش تقریر خوش خو خوش نصیب — خوش کلام و خوش مقال و خوش خصال و خوش بیان

نکتہ پرور نکتہ آرا نکتہ پیرا۔ نکتہ رس — نکتہ بین نکتہ فہم و نکتہ سنج و نکتہ دان

آبروے علم و فن عزت دہ شعر و سخن — زینت ملک دکن۔ زیبایش ہندوستان

شاعر آتش زبان مانند برق لکھنوی — نقش معجز رقم مثل دبیر آسمان

محسن استادی گری۔ جوہر شناس شاعری — اہل فن کے سرپرست اہل سخن کے قدردان

اہل جرات اہل ہمت اہل ثروت اہل ہوش — اہل دولت۔ اہل حشمت اہل شوکت اہل شان

رکن اعظم مملکت کے سلطنت کے کارکن — میر محبوب علی شاہ دکن کے مدح خوان

ناظم نظم نظامی خسرو ملک نظام — سعدی ملک دکن۔ فردوسی ہندوستان

سنسکرت فارسی و عربی و بھاشا مین طاق — صورت رند و وزیر اردو مین یکتای جہان

پوتر راجہ سوامی پرشاد ابن راجا رام کے — نرہری پرشاد صاحب کے چراغ خاندان

شاعروں کی منزلت توقیر اہل علم کی — کا تیقو تکی آبرو اصحاب سکینہ کی شان
شان و شوکت مین سکندر دولت و صورت مین جم — جوش فیاضی مین حاتم عدل مین نوشیروان
ہین تصانیف کثیرہ دونو نثر و نظم مین — نادر و نایاب و دلکش خوب و مرغوب جہان
نفسی اینہ ہے لقب باقی خطاب شاعری — نام ہی گردہاری پرشاد اہل جاہ و عزو شان
ہی جو شاہ ملک کی جمعیت باقاعدہ — اوسکے ہین سر رشتہ دار صدر مشہور جہان
ہی جو اک جمعیت شاہ نظام الملک اور — اوسکے ہین سر رشتہ دار فاتح و نصرت نشان
انتظام جشن تقریبات شادی ہے سپرد — اہتمام مطبخ شاہی مین کرتے شادمان
ہین جو قلعہ و ظفر گڈھ اور ابراہیم گڈھ — انتظام شیکاری شہی کرتے ہین وان
اور بہی خدمات شاہی کی یہی ہین منتظم — ہین یہی ہر وقت منظور نگاہ حاکمان
قرۃ العین آپکے دو تھے عصائے پیرِ وک — کیشو پرشاد اور گنگا پرشاد فخر خاندان
اونے دیکھی سیر باغ زندگی پچیس سال — پانچ سال اوسنے کیا اہل جہا نکو شادمان
ایک ہزار و سہ صد و پنج آہ جب ہجری تھے سن — دے گئے داغ جدائی سال بھر کے درمیان
فصل حق سے بعد انکے دو ہوئے فرزند اور — ایک ہی جنکے تھے اور ایک ہی ہمنام آسمان
نام ہی سنبھاداس [illegible] شادا بایک سبر و لعزیز — دوسرے کا نام ہی نرسنگ راج آرام جان
یا الہی نونہال دو جہان نیت بارام گلشن — شتل الیاس و خضر پائین حیات جاودان

اکن بھتیجے آپ کے راجہ سری پرشاد ہین
مثل سنجر اہل عزت صورت قسمت جوان

قرۃ العین و بقائے نام راجہ خوبچند
ذی حشم ذی جاہ ذی مقدور اہل عز و شان

ہین نمکخوار نظام الملک سلطان دکن
افتخار نسل راجا رام فخر خاندان

ہے دعا حق سے کہ دے انکو کرم سے عمر نوح
پائین منہ مانگی مرادون کیطرح آرام جان

اک بھتیجے آپکے پریشری پرشاد تھے
جنکے اوج نجم قسمت سے خجل تھا آسمان

تھا جو بیماری سے دلپر صدمہ درد جگر
تھے ضعیف و لاغر و زار و نحیف و ناتوان

ناگہان وہ بیسوین ماہ رجب کو وقت شب
کر گیا پرواز گلزار بدن سے مرغ جان

سال ماضی مین نومبر کے مہینے کا ہے ذکر
راجہ صاحب نے بنایا مجھکو اپنا میہمان

عزت افزائی سے قطرہ کو کیا بحر خضر
مہربانی سے کیا ذرہ کو مہر آسمان

دعوتین وہ کین جو رشک دعوت شیراز تھین
بزم عشرت مین دکھائے جلسہ شاہ جہان

قدر افزائی ہر اک کی بڑھائی منزلت
مرحمت فرمایا نقد عزت و توقیر و شان

آٹھ دن کیشوگری مین جشن شاہانہ کئے
راجہ صاحب کے کئی مشہور مندر ہین جہان

یہ مقام پاک جو دیا سے ہر تیرتھ مین فزون
یہ جگہ ہی مثل متھرا سجدہ گاہ دو جہان

یان بہت مندر بنے ہین فیض بخش خاص و عام
اہل عالم کو ہی پارس جنکا سنگ آستان

اسجگہ بستی تو کیا شہر کلان آباد ہے
اسکے باغونکی بہار بیخزان ہی باغبان

کرکے لاکھون صرف بنیاد اسکی ڈالی آپنے ۔۔۔ اپنی قسمت مین لکھائے کل ثواب دو جہان

واپس آئے بعدہٗ وان سے مکان خاص مین ۔۔۔ کروفر تھے جسکے دربان عب و حشمت پاسبان

کیا محل کی ہو صفت کیا وصف ہو ایوان کا ۔۔۔ ہے قلم مجبور۔ لب معذور۔ قاصر ہے زبان

ہے فلک سے باتین کرنیوالی ہر بارہ دری ۔۔۔ جسکی زینت دیکھکر چھپیے برج آسمان

وہ مکانون کی صفا جیسے پھیلائے نظر ۔۔۔ جبہ سا جیسے شعاع مہر ہو وہ آستان

آئینہ خانہ عجب تصویر خانہ کچھ عجیب ۔۔۔ الغرض تھا اک عجائب خانہ خوبی مکان

وان جمینے بھر رہی کیفیت عیش و طرب ۔۔۔ جشن جمشیدی کا دیکھا دیدۂ دل نے سمان

شاہ جہجاہ دکن ہین میر محبوب علی ۔۔۔ شہریار عدل گستر خسرو کشورستان

لیگئے ساتھ اپنے مجھکو خلوت ممدوح مین ۔۔۔ نذر دلوا کر بڑھائی عزت و توقیر و شان

ہین جو سلطان دکن جوہرشناس اہل علم ۔۔۔ جتنے ہین اہل ہنر کہتے ہین انکو قدردان

مجھسے فرمائش غزل پڑھنے کی کی مین نے پڑھی ۔۔۔ داد دی۔ جوہرشناسی کے کئے جوہر عیان

جیغہ و سرپیچ بخشا سرفرازی کے لئے ۔۔۔ دست بخشش سے پہنایا خلعت توقیر و شان

ہین جو نواب بشیر الدولہ دستور دکن ۔۔۔ طغرل ثانی فلاطون عہد ارسطوی زمان

اون سے بھی جا کر ملایا۔ کی بڑی عزت چند ۔۔۔ خاک کو دے کر عروج ایسا بنایا آسمان

اپنے ایوان کا کتب خانہ دکھایا ایک روز ۔۔۔ بیشمار اگلے بزرگونکی کتابین تھین جہان

شوق سے دیکھا کلامِ استادانِ سلف
وان ملا اک مسودہ مجھکو پریشان مثلِ برف
مین نے جب دیکھا تو پایا اوسکو باقی کا کلام
سرمہ آسا اوسکو آنکھون نے لگایا پلک سے
راجہ صاحب سے کہا مین نے کہ اے دریاے علم
آپکا دیوانِ اردو حق نے دکھلایا مجھے
ہر غزل مین ہے کلامِ میر و سودا کی تڑپ
روزمرے سے مومن ذوق و صبا و ہجر کے
جو ہے مطلع وہ ہے نظمِ مطلعِ خورشید ہے
شعر جو ہے وہ ہے موزون سروِ گلشن کیطرح
دیجئے ترتیب اسے چھپوا کے شایع کیجیے
ہو گی شہرت آپکے اردو زبان کی چار سو
جیسے آویزہ گوشِ سماعت یہ سخن
الحمد للہ ذکر دیوان مین تعلّی اسقدر
آپکے اردو زبان مین ہون بالکل بابد

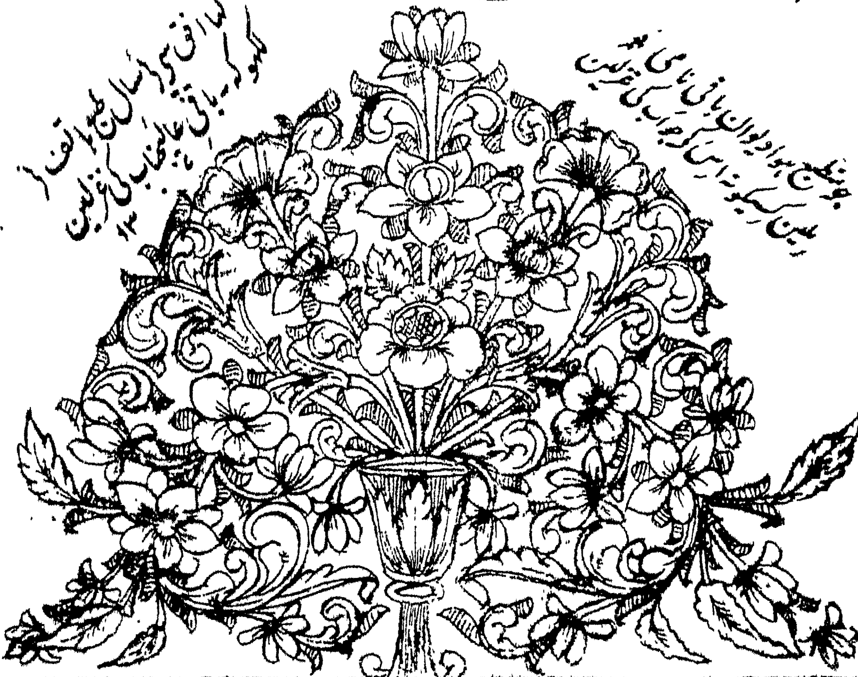
خوب کی سیر تصانیفِ بزرگانِ جہان
جسمین غزلین درج تھین اردو کی مرغوبِ جہان
دل پھڑک اوٹھا خوشی سے مثلِ چشمِ مہوشان
پائی لب نے لذتِ شیرینیِ حسنِ بیان
کوڑیون مین آج قسمت سے ملا لعلِ گران
اتفاقِ وقت سے ظاہر ہوا گنجِ نہان
شعر جو ہے اوسمین ہے غالب کی طبّاعی عیان
ناسخ و برق و وزیر و درد و آتش کی زبان
جو ہے مصرع وہ ہے مصراعِ ہلالِ آسمان
بیت جو ہے وہ ہے رشکِ بیتِ ابروے بتان
تا کیجیے محنت یون غفلت مین اپنے رایگان
دہلوی و لکھنوی طبّاع ہونگے مدح خوان
راجہ صاحب نے جو لب کھولے ہوئے گوہر فشان
کیا ملوسی اسقدر ایسا تحمل الامان
تو بہ توبہ اہلِ ہندوستان کہان مین ہون کہان

آپ نے مجھ کیا خوب چھیڑ ہنسوانیکے ڈھنگ — رائے دی ایسی کہ جس سے چھپ اوٹھین وانگلیان
اپنا دل خوش کر لیا تھا مین نے ان اشعار سے — چھاپنا انکو ہے کرنا سب عیب اپنے عیان
آتش و ناسخ و غیرہ شاعران مستند — غالب و رشک و وزیر و رند سے اہل زبان
کرتے ہین گنج لحد مین بیٹھکر اقرار سہو — معترض پھر بھی جفا سے پیستے ہین استخوان
جب ان ایسے شاعرون کا ایسا نازک حال ہو — پھر سے دیوان اردو کی بھلا عزت کہان
مین نے یون قفل دہن کھولا کہ گستاخی معاف — آپ نے جو کچھ کہا وہ ہی فضول و رائگان
مین نے دیکھین چند غزلین دیدہ انصاف سے — اونمین پائی لکھنو کی اور دہلی کی زبان
یون تو خوف سہو سے کوئی بشر خالی نہین — خواہ اسمین آپ عیب ان پائین کہ اور اہل زبان
ہی مگر دیوان بری سقم و خطا و سہو سے — ہے یقین صحت کامل مجھے جا ہے گمان
سنکے یہ فرمایا جو کچھ آپ چاہین وہ کرین — قول میرا دیکھنا النقش الحجر ہے بیگمان
مین نہ اپنی رائے دونگا چھاپنے کیواسطے — آپ ہین مختار چھاپین سوچکر سود و زیان
خرچ جو کچھ چھاپنے کا ہو وہ مجھسے لیجئے — خاطر آپ کی ہے خم سر تسلیم پیش مہربان
مین نے کی ترتیب دیوان کی وسیدم سے شروع — راز جو پنہان تھا اب تک کردیا سب پر عیان
شکر حق ہے چھپگیا دیوان نایاب و نفیس — شکر خالق ہے کہ دنیا مین لٹا گنج نہان
فکر تاریخ اشاعت تھی جو دلکو اے آفق — بلہم غیبی یہ بول اوٹھا کہ مرغوب جہان

تاریخ افق

بہت خوب دیوان باقی چھپا — مبرّا خطا سے - سراپا صحیح
افق نے جو کی فکر تاریخ کی — کہا دل نے - دیوان بلیغ و فصیح ۱۳

دیوان عالیجناب باقی کا چھپا — مشہور ہوئین جہان مین ہر سو غزلین
مطلع مین طلسم - اور مصرع نیرنگ — افسون حسن بیان ہی - جادو غزلین
تاریخ شیوع بے سر اندیشہ — تحریر کرے افق کہ - اُردو غزلین ۱۳





ردیف الف

اے مہر یہ سب ہے نور تیرا
ہر ذرہ مین ہے ظہور تیرا

ایمن ہے ہر ایک دشت تجھسے
ہر سنگ ہے کوہ طور تیرا

آزاد کو بند سے تعلق
پہنے نہ لباس عور تیرا

آرام ہزار ہو جہان مین
پر ور در سے ہے ضرور تیرا

انسان خاطی ہے تو خطا پوش
کیا فضل ہے یا غفور تیرا

اونکی شہ رگ سے تو قرین ہے
دیتے ہین پتا جو دور تیرا

اپنے سے جدا خدا کو سمجھا
باقی دیکھا شعور تیرا

ہے دگرگون رنگ اس محفل مین خاص و عام کا
دور ساغر سے نمونہ گردش ایام کا

کوئی اندھا ہو تو نسبت دے کہ تیری چشم کے
ہین پپوٹے پتلیے موٹا پوست ہے بادام کا

گوشۂ عزلت مین رہتا ہون مین عنقا کی طرح
خلق مین شہرہ ہے گمنامی سے میرے نام کا

مرغ دل کو دیتی ہے دانے کا دہوکا مردمک
حلقۂ چشم صنم بنتا ہے حلقہ دام کا

اسمین سرخی و سیاہی ہے وہ ہے یکسر سفید
دیدۂ جانان کہان دیدہ کہان بادام کا

اس سے ہوتی ہے رسائی دل کی روے یار تک
زلف سے مین کام لیتا ہون کمند بام کا

چشم میگون کا ترے ساقی جب آتا ہے خیال
خون رولاتا ہے مجھے محفل مین ہنسنا جام کا

کسلکو دکہلاتے ہو کوٹھے سے یہ حسن عارضی
مہربان ہے کیا بہروسا آفتاب بام کا

مین وہ دیوانہ ہون کعبہ مین جو آتا میرے ہاتھ
تار بہی باقی نہ رکھتا جامۂ احرام کا

کب چھپائے سے چھپے عشق تیرے گیسو کا
مشک نافہ ہو تو ممکن نہین چھپنا بو کا

چشم بلبل سے بنا دو میرے مرقد کا غلاف
جسمین سب جانین کہ عاشق تہا کسی گلرو کا

زلف کے سودے مین کرتا ہون کسی چشم کی یاد
شب اماوس کی ہے پڑہتا ہون عمل جادو کا

کشتۂ چشم بتان ہون یہ وصیت ہے میری
پوست پہنائین مجھے جامے کفن آہو کا

شب تنہائی مین اوس شمع شبستان کے عوض
گرم رکھتا ہے مجھے داغ میرے پہلو کا

اوڑ کی آتی نہین اوس چشم سیہ پر ہر بار
کہیلتی زلف ہی پہندون سے شکار آہو کا

حسن یکتا کو نہین خوف کم و بیش اصلا
بدر کامل نہین ہوتا ہے ہلال ابرو کا

آسیر ہو دیدۂ گریان مین تماشے کے لیے
مژۂ تر نہین سبزہ ہے کنار جو کا

کاسۂ چشم لیے پہرتا ہون دریوزہ کو
کوئی مجہسا نہین دیدار صنم کا بہوکا

باز رکہتی ہی اذیت سے ملایم طبعی
زحمت تیغ نہ دیکہے کبہی خامہ مو کا

ابہی آئینے کی کہلجائیگی ساری قلعی
منہ تو دیکہو کرے دعوی وہ صفای رو کا

ایک ہی ہاتہ مین سر سیکڑون تن سے اوترے
زور اللہ زیادہ کرے اوس بازو کا

دم لبونپر ہی مرا قبضے سے دل باہر ہے
دمبدم یاد جو خنجر ہے کسی ابرو کا

ہر گل و غنچہ مین حاضر ہے مگر غائب ہے
باغ عالم مین کوئی رنگ نہ دیکہا بو کا

منہ تہو تہا ہوئے سب غنچے نظر آتے ہین
تو نے گلشن مین مگر پان چبا کر تہو کا

گل کہان غنچہ کہان سرو کہان باغ کہان
باقی مطلب ہے یہی فاختہ کی کوکو کا

بام پر یار کا چہرا دیکہا
طور پر نور کا شعلا دیکہا

دل مین دنیا کا تماشا دیکہا
موج زن کوزہ مین دریا دیکہا

دیکہہ اوس رخ سے طلائی پر خط
ہو نہ کندن پہ جو مینا دیکہا

قطعہ

آہ و نالے سے نہ نکلا کچھ بھی کام — آسمان تک اسے پہونچا دیکھا
واں صدا آشنا ہی ایک نہ تھی — خط کو پڑھوا کے سنایا دیکھا
رہتا ہوں مجھ سے ہی میں شیدا وہ سر — ورنہ سب سے اوسے سیدا دیکھا
راہ میں کل وہ یکایک جو ملا — میری جانب کو نہ اصلا دیکھا
عرض کی میں نے ادہر تو دیکھو — کہا منہ پھیر کے دیکھا دیکھا

جسنے دیکھا دہن جانان کو
باقی عنقا کو ہے گویا دیکھا

یار کا پانون تو عالم کا وہان سر ہوتا — کاش کے میں بھی در یار کا پتھر ہوتا
بوسے لیتا لب شیرین کے جو ساغر ہوتا — شیشہ ہوتا تو میں ہم پہلوئے دلبر ہوتا
جلوہ فرما جو کبھی وہ مہ انور ہوتا — شرف منزل خورشید میرا گھر ہوتا
دل عاشق کے سو ٹکڑے کہان سے ہوتے — تیغ ابرو میں جو خنجر سے کا نہ جوہر ہوتا
ورق گل پہ جو میری لکھتا تو صفت — رگ بلبل سے اگر رشتہ مسطر ہوتا
آتش عشق کی لپٹ کر لاتے تاب — خاک ہوتا جو اس آتش میں سمندر ہوتا
لب رنگین کا اگر رنگ دکھاتا وہ شوخ — لعل بے رنگی سے بلور کا پتھر ہوتا
ہوش میں جائے نہ چکا ادھر نکلے — زخم دل سینے کے در پے جو رفوگر ہوتا

اپنی بیتابی دل کی بھی مین لکھتا حالت
خط کے پہونچانے کو لوٹن جو کبوتر ہوتا

جوش وحشت کی سبب راہ پہ آتا نہ کبھی
تیرے آوارہ کا گر خضر بھی ہمبر ہوتا

قد بالا کے تصور مین جو کرتا فریاد
سیر نالون کا گذر عرش برین پر ہوتا

آج ہوتا جو سلیمان تو تیری رکھتا مہر
آئینہ تجھکو دکھاتا جو سکندر ہوتا

کسی حالت مین نہین مجھکو سرور اے باقی
نشۂ مے سے مرے سر مین ہی چکر ہوتا

فقط اک حجت اثبات سخن ہے اونکا
ورنہ نظرون سے تو معدوم دہن ہے اونکا

آئین آئین کبھی شادابی خاطر کے لیے
دل پرداغ نہین ہے یہ چمن ہے اونکا

جسے چاہین اوسے پامال کرین حاضر ہے
جگر اونکا ہے دل اونکا ہے بدن ہے اونکا

ایک ٹھوکر مین ہین سو مردون کو زندہ کرتی
نہین عیسے مگر اعجاز چلن ہے اونکا

ہرن آنکھین ہین سیہ خال ہین نافے اونکے
مار گیسو ہین در گوش یمن ہے اونکا

فرط تنگی سے بھلا کسکو نظر آتا ہے
کون کہتا ہے کہ چہرے مین دہن ہے اونکا

لب رخسار و خط یار کے جو عاشق ہین
یمن اونکا حلب اونکا ہے ختن ہے اونکا

عشق گلرو مین ہے جن لوگون نے دی اپنی جان
چشم بلبل جسے کہتے ہین کفن ہے اونکا

یون تو ہونے کو ہزارون ہی نئے عاشق ہین

باقی اک بندهٔ دیرین وکہن ہے اونکا

بس آ چکے ہی اب وہ ٹھکے جانا نہین اچھا
جانا نہین اچھا ہے یہ جانا نہین اچھا

پازیب کی آواز سنانا نہین اچھا
سوتے ہوئے فتنون کو جگانا نہین اچھا

کیا آپ ہی عالم مین ہین شمشیر زن آواہ
ہر وقت یہ ابرو کا چڑھانا نہین اچھا

اب غیر پشیمان ہوئے جان گنوا کر
ہم کہتے نہ تھے دل کا لگانا نہین اچھا

پیوند ہوا نہ سایہ کہین آ جان جہان رہو
کوٹھے پہ کبوتر کا اوڑانا نہین اچھا

ہین بد ہی ہمی آپ نے سمجھا جو مجھے بد
اچھا نہین ہین تمنے جو جانا نہین اچھا

باتون مین بگڑ جاتے ہو کچھ خیر ہے صاحب
اتنا بھی تو بدذاتی پر آنا نہین اچھا

کیا قدر تمہاری گئی باقی کرے افسوس
تم اچھے ہو لیکن یہ زمانا نہین اچھا

جوش اشک دیدہ گریان نے طوفان کر دیا
گھر ہزارون ہی کی آبادی کو ویران کر دیا

کہکشان کا اوس پری نے دور دامان کر دیا
مہر کا تکمہ مہ نو کا گریبان کر دیا

کفر خط گل رخ جانان کو بھی ہین بلال
شاعرون نے جھوٹ ہندو کو مسلمان کر دیا

یاد دلواتا ہے تیرا حسن حسن حور کو
تجھکو خالق نے مگر بھولے سے انسان کر دیا

قد ہے طوبیٰ رخ ہے جنت لب ہین چشمہ بہشت
حسن نے تجھکو سراپا باغ رضوان کر دیا

سادہ پن اوسکا بھی گو قتل کرتا ہی مجھے
تیغ ابرو سے جو پوچھا دستہ عریان کر دیا

سرو کو نسبت ہو کیا قد سے کہ تو نے اے صنم
پایہ گل اوسکو کیا تجھکو خرامان کر دیا

زلف تھی پہلے تری رخسار سے ہر دم مگر
خط رخ نے درمیان میں اونکو قرآن کر دیا

سرمے نے اوس چشم کو شوخی سکھائی اور بھی
رنگ پان نے سرخی لب کو دو چندان کر دیا

گرمی دیوان آتش ہے مرے دیوان مین
جذبۂ عشق شعلہ رویان نے غزلخوان کر دیا

کوئی پیدا ہو سکے مجھسا جگر اے ہمدمو
دوست کو دل دیکھ مین نے دشمن جان کر دیا

کھینچتا ہون دار مژگان پر مین طفل اشک کو
آشکارا اسنے سب پر راز پنہان کر دیا

اشک بھر آنکھین کہتی تہی مجھسے عندلیب
ہائے گلچین نے کیا خالی گلستان کر دیا

جامہ سیون کی لٹک اب نہین کہان باد بہار
تو نے غنچون کے لیے گو جمع دامان کر دیا

بوسے دیکر اپنے لعل لب سے اوس محبوب نے
مجھکو باقی خسرو ملک بدخشان کر دیا

بلبل آتش نفس مین رہی کیا صیاد کا
شعلہ آواز سے پہونکون قفس فولاد کا

جب سے نالان ہون تلون شوخ کی بیداد کا
نالہ ناقوس شاکی ہے میری فریاد کا

کھینچنا چاہے جو وہ چشم دل آرا کی شبیہ
موے مژگان پری خامہ بنے بہزاد کا

مشت پر ہو کہین کنج قفس مین ہمسفیر
کیا پتا دون عندلیب خانمان برباد کا

علم و فن مین عاشقی کے سب ہی میرے شاگرد ہین
ہون سبق آموز قیس و وامق و فرہاد کا

وہ مسی آلودہ لب دیکھے جو ہنستے مین ترے
منہ ہوا حسرت سے نیلا سوسن آزاد کا

قتل کرنا تھا جو تو مجھکو تو میری نعش پر
غل اوٹھا نوحے کے بدلے اک مبارکباد کا

تھکے ہین پاؤن نہین اوٹھتا قدم صحرا مین آج
اے جنون خواہان ہون ہمت سے تیری امداد کا

قد ترا موزون ہے اور اک چوب مستطیل
راست ہے آگے تیرے رتبہ نہین شمشاد کا

پتا ہی نامہ بر کیا باشندہ ہون مین
خانۂ زنجیر کا شہر جنون آباد کا

یون کھٹکتا ہے طبیعت مین کسی نقصان شعر
جس طرح غم ہو پدر کو ناخلف اولاد کا

لفظ بسمل جا بجا بسم اللہ تھا تیرا سبق
تو نے مکتب ہی مین پہلے خون کیا استاد کا

کچھ نہ فرمایا کبھی مجھسے بہت افسوس ہے
رہ گیا مشتاق باقی آپ کے ارشاد کا

مین گلشن فردوس گزر کیا کرتا
بے رخ یار رخ گل پہ نظر کیا کرتا

دیکھتے تم کہ شرارت سے یہ شر کیا کرتا
گر اجل سر پہ نہ ہوتی تو بشر کیا کرتا

تھے گمان جنکی حضوری مین فروغ
ہمسری وس رخ روشن سے قمر کیا کرتا

جان ان پہ عاشق نکر طعنہ زنی
دل تجھے دے چکا اب اور جگر کیا کرتا

آپ نے لطف آنسو جو نہ پوچھے ہوتے
دیکھتے پھر یہ میرا دیدۂ تر کیا کرتا

موت آئی ترے عاشق کی بڑی خیر ہوئی
مرض عشق ابھی کسکو خبر کیا کرتا

حاصل زیست ابھی تک نہین معلوم ہوا
پی کے مین آب بقا مثل خضر کیا کرتا

ہست ہی نیست ہے معدوم ہی موجود ہی ہے
آپ فرمائیے مین وصف کمر کیا کرتا

اسکے دہن شوخ نے پوچھا کہ یہ روتا ہے کیون
نالہ اور اس سے کہین اسکے اثر کیا کرتا

چھوڑا صیاد نے گلشن مین بہت خوب ہوا
مشت پر ہون مجھے لیجاتا وہ پر کیا کرتا

تلف موج حوادث ہی جہان مثل حباب
ایک دو دم کی بسر گرد کو گھر کیا کرتا

بچہ ایمن ہون جوان بخت سنو اہل وطن
فلک پیر میرے ساتھہ سفر کیا کرتا

جیتے جی جسنے ملاقات نہ کی ہے باقی
میری تربت پہ زیارت کو گذر کیا کرتا

ردیف بائے عربی

بسکہ ہے دل مین تمنائے شراب
دل ہے پہلو مین کہ مینائے شراب

سر لیے تیرے حلقۂ ماتم تھا دور
خون دل جام مین تھا جائے شراب

ہے زخمون سے جو پھاہا اوترا
بنگیا پنبۂ مینائے شراب

بط عیسیٰ دور مین اوڑتی ہے یون
جان دیتا ہے مسیحائے شراب

باسکہ ہر پیر جوان ہوتا ہے — زاہد دیکھ تماشاے شراب

باغ مین لطف ہے مے نوشی کا — جام گل سے ہے میناے شراب

مجھنے لیتا ہون مین اوس لب کے ... — مجھے اصلا نہین پرواے شراب

بادہ کش وہ ہے صندل کے عوض — درد سر ہو تو ملین لاے شراب

کیون نہ ملاح ہو ساقی باقی
جام ہے کشتی دریاے شراب

کہہ رہا ہے دل شیداے شراب — ہاے خم ہاے سبو ہاے شراب

کہو ساقی سے ادہر لاے شراب — گر نہ صہبا ہو تو دے لاے شراب

قیف گوش آنکہین وہ مخمور ہین جام — گردن یار ہے میناے شراب

عاشق پیر مغان کی مٹی — خاک مین ملکے بنی لاے شراب

وہ ہوے نوش ملے مے جسکو — کیا پئے شیخ نہ جو پاے شراب

یہہ تو چلتی ہے مری محفل مین — کون کہتا ہے نہین پاے شراب

مین نے باقی جو اونڈیلی صہبا
خندہ کرنے لگی میناے شراب

یون کہا میر اجب سنا مطلب — تیرے مطلب سے مجھکو کیا مطلب

جب دیا بوسہ کس مزے سے کہا
کیون جی کیون آپ کا ہوا مطلب

اے پری مجھسے تجھسے کیا ہو نباہ
تو جفا کار مین وفا مطلب

جب کہا مین نے غیر آتا ہے کیون
وہ یہ بولا کہ تجھسے کیا مطلب

حیف ہم پانون تیرے چھو نہ پائین
کانٹے یون عشق مین حنا مطلب

دل مین سب بھرے ہین آکے باقی
آرزو و شوق مدعا مطلب

ردیف بای فارسی

پہلے مشہور تھے کہان آپ
کب غیرت سے تھے مہربان آپ

پیغام زبانی بھی نہ بھیجا
خط بھیجتے ہین مجھے کہان آپ

پیوند زمین تو ہو چکا ہون
اب خاک کرینگے امتحان آپ

پے در پے تیر مارتے ہین
غمزون سے اور آئے ہین نشان آپ

پتلی ہے کہین نہ بیچ مین آئے
کہتے ہین کمر کو کیون میان آپ

پائی نہ کبھی حقیقت اپنی
اپنی نظرون سے ہون نہان آپ

پیدا اسکی صفت وہان جہان ہے
ہین صورت شمع شب جہان آپ

پر ہونگے پڑے کہین چمن مین — بلبل کا نہ پوچہین آشیان آپ
پردہ مین ہے قیس کب سے لیلا — وہ ناقہ نشین ہے ساربان آپ

پاس اے باقی ہی کیا جو دین نذر
حاضر ہے لین جو نقد جان آپ

ردیف تاے عربی

دوست سے دشمنی ہی کیا اے دوست — مجہہ وفا دوست پر جفا اے دوست
تنگ ہے اور عرصۂ عالم — تیرا کوچہ ہے دل کشا اے دوست
تر ہوا اُس سے کے ابر دریا بار — میرے اشکون کا ماجرا اے دوست
ترک مردم شکار ہین واللہ — تیری آنکہین ہین کیا بلا اے دوست
تنگی سے چہپتا ہون منہ ہوا ہے زرد — غم سے ہون شاک کہربا اے دوست
تپ سوز درون سے مرتا ہون — عشق سے درد لا دوا اے دوست
ہمسے نفرت ہے دشمنون سے ربط — ہوئے بیگانے آشنا اے دوست
ترکی ہوجاے گی تمام اپنی — سر تو سن جو تو چڑہا اے دوست

افسر و تخت کیا کرے باقی

تیرے کوچہ کا ہے گدا نے دست

ردیف تاے ہندی

دور ہے آنکھ سے جو وہ چوکھٹ | در مژگان کے یان کھلے ہین پٹ
ٹکڑے ٹکڑے جگہ ہے مثل کتان | گھونگٹ اوس ماہ کا گیا جو الٹ
پتلیان بہرتی رہتی ہین آنسو | میری آنکھین ہین پاک ہے پنگہٹ
ٹھوکرین پاتا ہون وحشت مین | ڈر ہے دامان کو جاے نہ پہٹ
ٹانکے توڑین سے گے زخم دل سو بار | اے رفوگر نہ کر رفو چل ہٹ
اشک کا یون قطرہ پہ ہے جلوہ | جس طرح بانس پہ چڑھے کوئی نٹ
جس سے کرتا ہے تو تیمم شیخ | خاک وہ میکدے کی ہے تلچھٹ
ٹھنڈی سانسین ہین دل سرد لیتا ہون | یاد آتی ہے جب وہ گرماہٹ
وان قدم راہرو کا کیا ٹھہرے | جس بیابان سے شیر جاے پلٹ

ٹھگ ہین زاہد نہین ہین اے ساقی
انسے بڑھکر نہین کوئی نٹ کھٹ

ردیف ثاے مثلثه

ثابت تو کرو جفا کے باعث
تعذیر دو پھر بتا کے باعث

ثانی نہین نازنین تمہارا
یکتا ہو تم اس ادا کے باعث

ثالث ہے رقیب تجھ مین مجھ مین
ہے رنج اس ناسزا کے باعث

شیطان سے ہے اتقا مجھے شیخ
ڈرتا ہون تری ریا کے باعث

ثمرہ یہ ملا کہ جان کھوئی
باقی غم دلربا کے باعث

ردیف جیم عربی

جو ہین حسین انھین نہین زیور کی احتیاج
کب سرکو مہر کے ہوئی افسر کی احتیاج

جب چاہا دل سے پہونچی دلدار کی خبر
قاصد کی جستجو نہ کبوتر کی احتیاج

جنگل مین گرد باد لیتا ہون کار خضر
مجھ رہ نورد کو نہین رہبر کی احتیاج

دیکھا ہے مین نے قامت جانان عشق مین
ہے ڈھیر پر سہی شاخ صنوبر کی احتیاج

جنت مین کیا کرون تیرے کوچے کو چھوڑ کر
طوبے کی یان طلب ہے نہ کوثر کی احتیاج

جام شراب عشق سے مین مست ہون مدام
ساقی کسے ہے شیشہ و ساغر کی احتیاج

پرتو سے اوسکے عالم پرنور اسقدر ہوا
محفل مین تھی شمع منور کی احتیاج

جنبش نے اوس مژہ کے کیا کام ہی تمام
باقی نہین رہی دمِ خنجر کی احتیاج

ردیفِ جیم فارسی

پگڑی کا تہا خوب یوہین ہر پیچ
طرّہ ہوا اور اوسپہ سرپیچ

چھپ جاتا ہے اسمین مصحفِ رُخ
چھاپے کا ہے گویا چشمِ تر پیچ

گُنڈلی مارے ہے گنج پر سانپ
گیسو کے نہین ہین چہرے پر پیچ

دل سے مرے صاف کیا ہوُ وہ زلف
پڑتے جاتے ہین پیچ پر پیچ

شہ غیر کو دے کے کاٹ لو سر
ہون یادِ پتنگ کے اگر پیچ

بولا وہ جو ہم سُلجھے شبِ وصل
گُتھی کے یہان نہ صاف کر پیچ

کیا زلف کا اعتبار باقی
باتون مین ہے اسکے سربسر پیچ

ردیف حاے حطی

حسین نہین کوئی وش شوخ کربلا طرح
کہ جسکے سامنے مہتاب ہے سہا کی طرح

حباب وار نہین اعتبار اس تن کا
ابھی یہ روح نکلجاےگی ہوا کی طرح

حصول کار تحقیق نہیں مقلد کو
عصا میں طاقت رفتار کب ہے پا کی طرح

حیا و شرم سے پردہ گیا زمانے کا
کبھی وہ بت نہ دکھائی دیا خدا کی طرح

حیات تازہ ملیگی مریض ہجران کو
جو ایک شربت عنایت کرو دوا کی طرح

ستم جو ہیں یہ مرے دوست ہیں ترے ظالم
رقیب ہو گئے بیگانے آشنا کی طرح

حریص کی نہیں دنیا میں قدر کچھ باقی
کہاں ہے کس کی فضیلت ہوئی ہما کی طرح

ردیف خاء معجمہ

خوبی حسن میں یکتا ہے وہ رخ
چشم بد دور تماشا ہے وہ رخ

ختم ہے اوس پہ صفائی دیکھو
آئینہ سے بھی مصفا ہے وہ رخ

خط نہیں روئے کتابی کے گرد
دیکھو قرآن محشا ہے وہ رخ

خوب مشاطہ نے آرائش کی
حسن افشان سے مطلا ہے وہ رخ

خیرہ ہوتی ہیں نگاہیں کیا کیا
مہرباں نور کا بکا ہے وہ رخ

خواب میں بھی ہے پیدا اسکا خیال
روز و شب آنکھوں میں پھرتا ہے وہ رخ

خلد میں دیکھی نہ ہوگا ایسے کبھی

جس کو باقی نظر آتا ہے وہ رخ

ردیف دال مہملہ

دام سے چھوٹکہ آئی ہے بہار اے صیاد
شست کے پر لیے اب مجھکو نہ مار اے صیاد

دیکھی باغ سے پہونچا ہون گلی کے قریب
ہجر ہی گل کے سیر دل مین ہے خار اے صیاد

داد کو ونکی پونہچا کوئی تیری ہاتھون
گو غنا دل نے کیے نالے ہزار اے صیاد

دیکھنے سیر چمن کی جو گیا قید ہوا
شوق گل ہی نے کیا تجھسے دوچار اے صیاد

دست پروردہ شاخ گل و ریحان ہون مین
کب ترے کنج پہ ہو مجھکو قرار اے صیاد

دل پر داغ کو مین تختۂ لالہ سمجھا
ہے مجھے کنج قفس ہی مین بہار اے صیاد

پھونکدون مین ابھی تیرا قفس فولادی
سوز دل سے جو نکل آئین شرار اے صیاد

دم ہے باقی ابھی جیتا ہون جو ہو قسمت سے
ایک دم صحن گلستان مین گزار اے صیاد

ردیف دال ہندی

ڈر گیا وان دیکھ کے در پہ یار کا گھمنڈ
یان وہ رہی ہے اپنے دل زار کا گھمنڈ

ڈوبے جہان جو اشک کا طوفان ہو جوش پر
کھل جاوے تم مین ابر گہربار کا گھمنڈ

ڈالی پہ جو گل آج ہو کل ہووے گا خاک
دو دن کی باغ و بہار مین نہ کر دار کا گھمنڈ

ڈستا ہے یہ بھول جائیگا پھر بل نہ کھائیگا
کھو دیگی تجھے زلف سیہ کار کا گھمنڈ

ڈہب کیون نئی نکالتے ہو چھیڑ چھاڑ کی
ہے ان دنون کو پہلا وہی تکرار کا گھمنڈ

ڈلتے ہین آج شعر تیر شمع وار گرم
ہے تجھکو وحشت شعلہ رخسار کا گھمنڈ

باقی جو اوسکے دیدہ و ابرو کو دیکھ لے
پھر ترک کر نہ ہو کبھی تلوار کا گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

ذکر ہجران مین جو مین نے اوسے لکھا کاغذ
نہ وہ قاصد سے ملا اور نہ دیکھا کاغذ

ذوق ہے تجھکو کبوتر کے اوڑانے کا مگر
اس لئیے پھاڑ کے پر تو نے اوڑایا کاغذ

خون کرنا جو نہ تھا آرزوؤن کا میری
سرخ کیون مجھکو پھر اس شوخ نے بھیجا کاغذ

سرخ وہ من جو ہے قاتل کا قیامت کے دن
وہی محضر ہو وہی ہے میرے خون کا کاغذ

ذکر لکھا ہے جو افشان جبین کا تیری
چاہئیے صفحہ دیوان کا مطلائی کاغذ

ذرا اے مہر نہین ہمسے تجھے مہر و وفا
گذرا اک ماہ کہ آیا نہین تیرا کاغذ

رہیگی ہم گنہگارون مین سے مجھکو نصیب
مرے اعمال کا ہوتا نہین کالا کاغذ

وہ اندھیری کی رات بدل ان گئی تپ غم کی
گو کہ تعویذ نے بازو پہ بندھایا کاغذ

خوف یاقی تجھے عصیان سے ہو کیون وہ ہو رحیم
بخشنے پر ہے نے مرے اعمال کا کالا کاغذ

ردیف رائے مہملہ

روان ہوا ہے مرے آہ کا دھوان سر پر
نہین ہے ابر نہین ہے یہ آسمان سر پر

رہین ہمیشہ تری شمع سے مثال ہر دوست
دہن مین تیری زبان اوسکی ہی زبان سر پر

رولایا ہجر نے اک بحرِ حسن کے ایسا
کر اپنے اشک کا دریا ہوا روان سر پر

رہیگا عالم اسباب کا یہین اسباب
کوئی اوٹھا کے نہ لیجائیگا مکان سر پر

خیال ابروِ قاتل کیا جو فرقت مین
پہونچ گئی وہین شمشیرِ اصفہان سر پر

چمن مین غنچۂ گل ہاتھ پانون کیا پھیلائین
ہر ایک وقت کھڑی رہتی ہے خزان سر پر

رہائی قید سے بیزار ہین جو ہین آزاد
عمامہ بھی ہے مجھے ایک بوجھ ہے گران سر پر

رضا دیجیے کہ پھون چمن مین یکیون بہار
کھڑی ہوئی ہے ارے باغبان خزان سر پر

رہا تجھے نہ رہیگا تو دیکھ لے صیاد
مین شور کر کے اوٹھا لونگا آسمان سر پر

رکے نہین تو بہلا آج کیون یہ بے معمول	سلام کو نہ رکہا ہاتہہ مہربان سر پر

رکہو نہ خوف کو خورشید حشر کے باقی
رہیگا حیدر کرار کا نشان سر پر

رفیقو جان دیتے ہین یہ کسکے دم دشمن پر	کہ جلتی شمع شعلۂ طور کا ہے میرے مدفن پر
وہ بکہری لف سی کیا بہار اوس رخ کے جوبن پر	گہٹا گہنگہور چہائی ہے عجب صورت سے گلشن پر
در گوش صنم سے کاکل پیچان الجہتی ہے	نہ دیکہا ہو تو دیکہے دل لپکتا مار کا سن پر
ہمارا اور ہی محبوب ہے کچہہ وہ نہین ہین ہم	پہسلتے ہون جو چکنی صورتون کے رنگ و روغن پر
کہان تک ہم جراح کافی ہو بہلا یار پر	کہ ناسور ہین دل مین ہزارون داغ ہین تن پر
سمن رخ غنچہ لب شمشاد قامت سبزہ خط ہو تو	بہار حسن نے تجہکو فضیلت دی ہے گلشن پر
ہوئی برباد مٹی خاکساران محبت کی	کہ آج اوس ترک کو پہر قصد تشریف ہنی کا ہو تن پر
تیرے پرتو سے محفل مین ہے شب کو روشنی دن کی	قباتن سے جو پہنا نور ہے جو شمع روشن پر
اوٹہاتا نشانہ وہ کمان ابرو جو پوچہے	تو دل کہتا ہے جان بات اوس ناوک افگن پر
بہر آئی دل گریبان پہاڑنے کی جوش گل سے ہے	کہ عالم دامن گلچین کا ہے مسلکے دامن پر
محبت سخت جان کو سخت جان سے ہے زمانہ مین	نہین عاشق کوئی خبر سنگ مقناطیس آہن پر
اوسی کی چشم سے ہے ساغر مئے دیدہ پرخون	صراحی نی گلا حسرت سے کاٹا اپنی گردن پر

نہ دن کو چین آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے
فراق دوست کی آفت پڑے باقی نہ دشمن پر

کیا فقط دل چاک ہے بر بین قبائے یار پر — پیچ کہاتی جان بہی قالب مین ہے دستار پر
ہے سواد خط کہان اوس صفحۂ رخسار پر — حاشیہ لکہا ہوا ہے مطلع الانوار پر
سب ہین عاشق چشم و زلف و خط و خال یار پر — سیکڑون نے جان کہوئی ہے نہین دو چار پر
چشم گریان طعنہ زن ہے قلزم زخار پر — اشک طوفان زا نے مارا ابر تر کو دہار پر
غیر کا آنے نہ پایا اپنی آنکھون مین خیال — طعنہ زن مژگان رہین خار سر دیوار پر
گر نہین ہے آتش یاقوت سے پیدا دہوان — کیا ہے یہ رنگ مسی لعل لب دلدار پر
دیکہتے ہین یار کو مشتاق چہپ چہپ کے ہمین — چور گرتے ہین تمہاری دولت دیدار پر
ہین سنے رو رو کر رولایا ابر دریا بار کو — تنتنے ہنس ہنس کر گرائین بجلیان گلزار پر
ہر گہڑی ہے عشق کی آتش سے روشن مثل شمع — عیب چینی کر گئی دنگلی میر اشعار پر
ہم تو اوس قاتل کے گنگہے پر تصدق ہو گئے — مولوی جامی ہین غش سبحۃ الابرار پر

ذکر لعل و فکر رخسار و خط یار سے
رات بہر چہرے کا تماشا باقی دل افگار پر

پرتو عارض سے کیا رونق ہے خط یار پر — چاندنی ہے لوٹ گویا سبزۂ گلزار پر

چار سو ہے یہ ہجوم خط لب دلدار پر
شام [illegible] کی چھاؤنی ہو [illegible] پر

شوق سے گرتے ہے صیاد و چار پر
طاقت پرواز کب ہے مین [illegible] گلزار پر

حلقۂ خط مین نمایان ہے عجب کچھ لطف سے
نقطۂ پرکار کی ہستی ہے خال یار پر

عاشقان [illegible] دل کیون آئین پیچ مین
طرۂ ہر سر پیچ کی [illegible] دستار پر

ابرو کمان ابرو کے آنکھ تیر کھائے ہین کسے
سخت جانی کا میری شکوہ الب سوفار پر

شکل ہوتی [illegible] پیدا اگر [illegible]
طور کا جلوہ نظر آتا ہے [illegible] کہسار پر

[illegible] کے پھول [illegible] گلشن مین
زہر اب کھانا پڑا [illegible] پر

دیکھ ہی [illegible] جان [illegible] میری [illegible]
مر رہا ہون مین کسیکے سوتیون کے ہار پر

جسکو دیکھا [illegible] پا اپنی بیہوشی کی وقت
کیون نہو سجدہ کی ہستی [illegible] پر

ہون مین وہ آوارہ وحشت کہ کوہ و دشت مین
پانون کے چھالون کا شکوہ ہے زبان خار پر

خط کے دھوکے مین دل چاہ زنخدان مین گرا
سچ ہے یہ [illegible] جان سبزہ [illegible] خار پر

مجھسے باقی حال میری تیرہ بختی کا نپوچھ
چاندنی بھی رات کو آتی نہین دیوار پر

اے بت [illegible] سے تجھے [illegible] ستم گر
[illegible] کرم کر

جھکتے ہین کب کسیکی وہ تعظیم کے لئے
بارگران [illegible] ہوتی ہے خم کمر

ہین جیتے مرتے عشق مین اونکے تمام لوگ
راہِ بقا جو لب ہین تو راہِ عدم کمر

کیونکر کہون مین سروِ چمن کو قدِ نگار
اوسکا ہی ہم شبیہ نہ ہمسر نہ ہم کمر

جاتا ہون مین عدم کو خیالِ کمر کے ساتھ
ہے نزع مین ہی یاد مجھے دم بدم کمر

اللہ رے نزاکت کہ اوسکے دوش پہ قطعِ راہ
لچکی زمین پہ اوسنے رکھا جب قدم کمر

مانی ذرا بھی سیکھ نہ نازک کمر کو دیکھ
ایسی کبھی لکھے نہ ترا مو قلم کمر

عنقا کی طرح سارے جہان مین نام ہے
دیکھی نہین ہے سنتے ہین اوس کی ہم کمر

باقی نہ بال ہے نہ رگِ گل نہ شے خیال
ان شاعرون کے ہاتھ سے ہے تنگ کمر

ردیف زاے معجمہ

زبان پہ میری ہمیشہ ہے ترا ہی نام عزیز
کلام اور نہین مجھکو لا کلام عزیز

زمانہ سب تجھے کہتا ہے یوسفِ ثانی
تجھے کو کہتے ہین عالم کے خاص و عام عزیز

زبان مستی مین کہتے ہین کچھ عجب ہی بہار
بہت ہے رندون کی مجھکو یہ دھوم دھام عزیز

یہ جو مجھکو ملا ہے مزا اسیری کا
قفس پسند ہے صیاد اور دام عزیز

زلالِ خوشی مبارک خضر کو ہو ساقی
مین دردمند ہون مجھکو ہے دُردِ جام عزیز

زمین ملک ختن مین بنا نہین میرا مزار
کہ ہے کیسکی مجھے زلف مشکفام عزیز

زیادہ کبک دری تھا سو ہو کبک کی چال
ترے خرام سے کیا اوسکا ہو خرام عزیز

زبون ہے حال مرا ہجر مین ترے ظالم
ہین ایسے جینے سے ہے موت کا پیام عزیز

زوال ہین نہین باقی کوئی کسیکا شریک
رفیق۔ دوست۔ پسر۔ اقربا۔ غلام۔ عزیز

ردیف سین مہملہ

کرتا نہین مفلس کا کوئی ناکس و کس پاس
دس پاس ہین اپنی ہمیشہ جو ہون مس پاس

سر پھوڑنا مجھسے غم معشوق مین سیکھے
فرہاد سے ہے لگے جو دو چار برس پاس

حال اپنا گلو سے تو کہین ڈرے ہے لیکن
ہنس لے نہ کہین باغ ہے دور اور قفس پاس

جبدن سے میرے پاس وہ آتا نہین کافر
آتی نہین یان آپ سے ہین آنیکی ہوس پاس

ہم شکوہ جو کرتے ہین تو سنتا نہین کوئی
کرتا ہے وہی تیز کا ہے ناکس و کس پاس

سید ہے کوہے کج طبع سے کیا ربط کہ باقی
تیر آگے کمان ہین نہ رہا ایک نفس پاس

ردیف شین معجمہ

شاہد گل عذار پہ ہون غش
کب گلون کی بہار پہ ہون غش

سیر کیا لالہ زار کی دیکہون
جگر داغدار پہ ہون غش

شام سے صبح تک ہے گل کے قریب
بخت بیدار خار پہ ہون غش

شر جمے ہے بدولت اسکے نصیب
ساقیا مین خمار پہ ہون غش

شہ سوارون کا چہو لیا دامن
اپنے مشت غبار پہ ہون غش

شربت قند خوش گوار نہین
بوسہ لعل یار پہ ہون غش

شاد ہون اوسکے لطف سے باقی
ساقی غمگسار پہ ہون غش

ردیف صاد مہملہ

رخ ہو پسند باقی ہمکو گل علے الخصوص
غم گل تو خیر دیتا ہے سنبل علے الخصوص

گو مارتا ہے اپنی ادا سے وہ خلق کو
کرتا ہی قتل اوسکا تغافل علے الخصوص

صیاد فصل گل مین تیرے دست جور سے
نالان ہین مرغ باغ پہ بلبل علے الخصوص

انسان کو پہانستے ہین بناکے وہ دام مین
زہد و صلاۃ و صوم و توکل علے الخصوص

صورت کو اوسکی دیکہکے فصل بہار مین
بے رنگ ہو گیا چمن گل علے الخصوص

صدمے ہزار ہوگئے ہین عاشق کی جان پر
کرتا ہی جب وہ شوخ تجاہل علے الخصوص

صدق و صفا مین دعوے باطل کرین ہزار
باقی کو ہی تجہی سے توسّل علے الخصوص

ردیف ضاد معجمہ

ہمین نہ پھول سے مطلب نہ گلستان سے غرض
جو ہی تو یار یا یار کے مکان سے غرض

جگہہ ہی دل گل مین نہ کی ہواے صیاد
قفس سے کام ہی مجھکو نہ آشیان سے غرض

جمانہ رنگ تعلق ریاض عالم مین
ہو کس طرح کہ آزاد کو مکان سے غرض

ضیای مہر رخ یار یاں ہے ہمکس افگن
کسے ہی لمعۂ خورشید آسمان سے غرض

ضرر سے رنج ہے مجھکو نہ نفع سے راحت
مین عشق باز ہون کیا مجھکو دو جہان سے غرض

ضد ایسی کرتے ہین ہر بات مین ہی اے باقی
مگر ہی انکو مرے دل کے امتحان سے غرض

ردیف طاے مہملہ

طور پر سنگ سے نظر ہے شرط
نور دلدار سے خبر ہے شرط

میرے نالے کا طرز اوڑایا تو ہے — پر سن ہائے عندلیب اثر ہے شرط
طاقت اب کیا جو مجھسے منکر ہون — قول پر قول شرط پر ہے شرط
طرۂ یار سے مین ڈرتا ہون — ایسے طرار سے حذر ہے شرط
طرفہ رستہ ہے عشقبازی کا — اس گزرگاہ مین گزر ہے شرط
طالب دلبران نہوز نہار — دل کے دینے کو بھی جگر ہے شرط

طور بے طور ہے تیرا باقی
اوس ستمگار کو خبر ہے شرط

ردیف ظاے معجمہ

دلبر جو تھا شب کو مجھے کچھ نہ ملا حظ — گر شمع نہو ہو دل پروانہ کو کیا حظ
ظالم آنے کا وعدہ تھا عشا تک بھی نہ آئے — شاید وہ اوڑاتے ہین کہین ہمسے جدا حظ
نور رخ پر نور و سواد خط رخ سے — دونا شب مہتاب مین عاشق کو ملا حظ
ظرف اپنا ہے خم ہی زیادہ کہین ساقی — اک جام سے کیا خاک ملے ہمکو بھلا حظ

ظاہر ہے کہ جب یار نہو خاک ہو آرام
باقی وہ میرے پاس جو بیٹھا تو اوٹھا حظ

ردیف عین مہملہ

منہ نہین اوسکے روبرو ہو شمع
نہ اُڑ پہونچیگی کبھی رخ کو شمع

عکس عارض سے دیدۂ تر مین
دیکھ روشن ہی کیا لب جو شمع

عشق بازون سے کیا برابر ہو
جلتی ہے سر کٹاتی ستے گو شمع

عبث آتی نہ گریبان دکھلا
رخ جانان کے روبرو او شمع

عبرت افزا وہی ہے قبر پہ آج
کل تھی بالین پر میری جو شمع

کیسا اندھیر ہے خدا کی پناہ
اُسکے رخ کو کہین سخن گو شمع

کاٹ کر سر یہ مجھسے کہتے ہین
کیسی جلتی ہے دیکھیے تو شمع

عاشق کامل اسکو کہتے ہین
سر کٹا کر کھڑی ہے دیکھو شمع

عرق آلودہ ہو کے بہتی ہے
تیرے عاشق کی سی ہی ہے خو شمع

عاشقون کی طرح سے اے باقی
صبح کرتی ہے رو کے شب کو شمع

ردیف غین معجمہ

غیرت رخ سی ہوا ہی تیری بی نور چراغ
تو جو ہو پاس تو کیونکر نکرون دور چراغ

غرق ہی عرق شرم مین ترے رخ سی
ہو نہ کیون پردۂ فانوس مین مستور چراغ

غش نہ کہائین گے کبہی طالب دیدار ترے
نہین موسی سے دکہائیگا جنہین طور چراغ

غور کر عاشق و معشوق مین ہے ایک ہی نور
خود ہی پروانہ ہی اور آپ ہی مشہور چراغ

ہم جلین آتش فرقت سے اگر صد افسوس
بار پائی تیری خلوت مین نہ مستور چراغ

ہوس اتنی ہی اگر شمع تیری محفل مین
سوز دل کا مرے کردے کبہی کور چراغ

غل مچا یہ کہ ہوئی صبح یہ نکلا خورشید
تیرے آتے ہی ہوا رات کو مستور چراغ

شب کو اسطرح بہری اونے مے آتش رنگ
ہاتہہ وہ طاق ہوا ساغر بلور چراغ

غیر کی نظرون مین کب حسن ترا پایا فروغ
لاکہہ پر نور ہو دیکہے نہ مگر کور چراغ

کاٹے کہاتے ہین غم ہجر صنم مین باقی
شمع سیارے ستارے شب دیجور چراغ

ردیف فای معجمہ

فریاد کیجیے کوچۂ دلدار کی طرف
بلبل پکارتی رہی گلزار کی طرف

فرمائیے کہ قتل کا کسکے ہی آج قصد
ہر دم نظر جو پڑتی ہی تلوار کی طرف

فانوس مین چراغ کو ایسا کہان فروغ
دیکھو تو اوسکے برقع و رخسار کی طرف

قاآنی جسنے دیکھی ہی اوس چشم شوخ کی
دیکھی کبھی نہ نرگس بیمار کی طرف

فرقت مین گل کی بلبل شیدا چمن مین آج
حسرت سی دیکھتا ہی بہت خار کی طرف

فوارے چھوٹتے ہین مژہ سے سرشک کے
دیکھو تو میری چشم گہربار کی طرف

فاقہ قبول منت دنیا نہین قبول
سگ ہو تو میل ہووے اوسے مردار کی طرف

فرط ہجوم خلق سی ہون بند راستی
وہ رشک یوسف آئے جو بازار کی طرف

فرہاد کی وہ تیشہ زنی کا بندھا خیال
سر مین نے پھوڑا دیکھکے کہسار کی طرف

فصل بہار آئی ہے صیاد چھوڑ دے
پا لیکے چل قفس ہی کو گلزار کی طرف

فرمائے روز حشر سی باقی مین کیون ڈرون
غفار ہوگا مجھسے گنہگار کی طرف

ردیف قاف معجمہ

قیدی ہی ہار زلف گرہ گیر کا مشتاق
پابند ہی زنجیر مین زنجیر کا مشتاق

قدر اپنی بڑھانے سے کسیکے نہ بڑھیگی
تعظیم کا طالب ہون نہ توقیر کا مشتاق

قاصر رہی ہی کارگری کچھ نہ دکھائی
اے آہ رہا مین تیری تاثیر کا مشتاق

قمری کی طرح تھی ہمیں تا زیست اسیری
تھا اپنا گلو طوق گلوگیر کا مشتاق

قائل نہ ہوئیں گے کبھی ہم آب بقا کو
حلق اپنا ہے آب دم شمشیر کا مشتاق

قدرت میں جھپکے دم نظارہ کبھی آنکھ
تصویر بنا ہے تیری تصویر کا مشتاق

قرآن شریف اپنا ہے وہ روئے کتابی
خط گرد ہے دیکھو جو ہو تفسیر کا مشتاق

شب کو مجھے قد اوسکا نظر خواب میں آیا
اس بخت بلندی کی ہوں تعبیر کا مشتاق

قاصد سے میں دہرا کے سنونگا اسے سو بار
ہوں یار کے پیغام کی تقریر کا مشتاق

قانع ہوں میں کشتہ مجھے کیا حرص کریگی
شایق ہوں نہ زر کا نہ ہوں اکسیر کا مشتاق

قربان ہوں میں کس کی کماندار کا باقی
سینہ ہے مرا شکل ہدف تیر کا مشتاق

ردیف کاف عربی

سوز فرقت سے ہوئے ہیں دیدۂ پرآب خشک
جس طرح سے گرمی گرما سے ہوں تالاب خشک

خون دل میں ہیں آنکھوں میں آنسو کیا رہیں
[illegible] آہ سے [illegible] ہو جولاب خشک

کیوں نہ کانٹے کی طرح حسرت سے سوکھے عندلیب
پھر خزاں آئی ہے پھر ہیں گل شاداب خشک

یا عصا یا شانہ یا تسبیح یا مسواک ہے
زاہدان خشک کا ہے سب اسباب خشک

خشک و تر کا فرق ہو کیا خاک نسبت دیجیے
لب ترے خرما ہی تر ہین اور ہی عناب خشک

ایسوں کی بندگی سے آپ کے کیا فائدہ
کمترین کیتاب بجا لایا کرے آداب خشک

سنبل تر ہین تیری زلفین وہ خوشبو سے بھری
جسکی حسرت سے ہوا ہے خون مشک ناب خشک

اوسکا روکہا پن مضامین سے ہے ظاہر دیکھیے
لایا ہے قاصد جواب نامہ بہ القاب خشک

عاشق لب کا ہے شیرین کہ مرض سے حال ہے
درد مین جسم جا شکر ہوا گر پیشاب خشک

شعر شیرین مین مضامین سے یبوست ہے تو کیا
قند پارہ بنتا ہے ہوتی ہے جیون لب خشک

نغمۂ تر کب سنایگا مجھے وہ نغمہ سنج
خشکی مجھسے ہوں مانند رگ مضراب خشک

نام کو جوش یبوست سے ہی باقی نہین
اشک کے قطرہ مین بھی مثل گوہر آب خشک

کمر اوسکی نہین آتی نظر تک
نظر اپنی نہین جاتی کمر تک

کمان ابرو کی خم ہونے نہ پائی
کہ پہونچا تیر مژگان کا جگر تک

رہا کرتے ہو پھیرون کے مکان مین
کبھی آؤ تو اس بندے کے گھر تک

کدھر جاؤن تیری محفل سے باہر
برنگ شمع گو کٹ جاے سر تک

کوئی ہمدم نہ تھا فرقت کی شب مین
فقط اک شمع رویا کی سحر تک

کسیکی خیر و شر سے کیا ہمین کام
نہین رکھتے ہم اپنی ہی خبر تک

کچھ ایسی ہے تیرے عاشق کی حالت
کہ ہوش آتا نہین وہ دوپہر تک

گیا صیاد ظالم نے گرفتار
نہین نکلے تھے باقی بال و پر تک

ردیف کاف فارسی

گر دیکھے تیرے شباب کا رنگ
بو ہو کے اوڑے گلاب کا رنگ

ہے عکس فگن جو آنکھ مین رخ
ساغر مین ہے آفتاب کا رنگ

کیا دیوین اوسکے لبون سے تشبیہ
سرخ آتا نہین شراب کا رنگ

گرداب سے ہے گردش زمانہ
اور ہستی مین ہے حباب کا رنگ

گوہر پہ ہے آب تر نہ کیون ہو
دندان مین ہے اوسکی آب کا رنگ

گرمی اوس رخ کی شمع مین ہے
فانوس مین ہے نقاب کا رنگ

گھنگرو کی صدا مین تیرے کافر
ہے زمزمۂ رباب کا رنگ

گویا کہ ہے ہو کا رنگ زاہد
ڈاڑہی مین ہے تیرے خضاب کا رنگ

اوس ماہ کو پہونچے کیا وہ باقی
پھیکا سا ہے ماہتاب کا رنگ

تیرا ہی ہو تو ایسا کہان نو بہار رنگ
یون گل ہزار جمع کری ہو ہزار رنگ

تیرے لباس سرخ سی ہی کیا مناسبت
اے گل قبا کے لالہ کا ہی داغدار رنگ

کیا رنگ پوچھتا ہی صنم ہو رہا ہون زرد
درد غم نہانی سے ہی آشکار رنگ

تکلیف بوسہ اسکو کس منہ سی دیجیے
ہو جسکے رخ پہ فرط نزاکت سے بار رنگ

اسکی مسی پان لب دندان کا رنگ دیکھ
یہ چار ایک جا پہ دکہاتی ہین چار رنگ

ہم ہی ہنسے لگا ہی وہ معشوق سرخ پوش
مثل گلال پایا جو اپنا غبار رنگ

رومال اگا وہ سرخ ہی دامن ہی گاہ سرخ
کیا کیا دکہا رہی ہی مجہے چشم زار رنگ

کرتا ہی ایسا لال ترے رخ کو جام مے
دیتا ہی جیسے باغ کو ابر بہار رنگ

افسوس وہ ہزار سے سنتے نہین ہین ایک
اور ایکدم مین دل کو یہان ہین ہزار رنگ

آتے ہی خط کے حسن رخ یار اوڑ گیا
اس حسن عارضی کا نہین پائدار رنگ

باقی رہے جگہ نہ سفید اشک سرخ سے
اے چشم پیرہن کا مرے تار تار رنگ

ردیف لام مہملہ

پیکان نہین ہین سینے مین قاتل کے متصل
لاکہون ہی دل ہین جمع مرے دل کے متصل

اب تک نہ شب سینے سے سینہ ملا کبھی
صد حیف ایکدم نہ رہے دل کے متصل

ڈالی نہ اتنی چپتی سے ناقہ کو ساربان
مجنون کبھی تو آئے وہ محمل کے متصل

لشکر جدا ہے شام کو تھے یار کیطرف
کب خط ہے رو حور شمائل کے متصل

ہے تشنگان گور کو سنگین لبون کی یاد
سل ایک اور سینہ بسمل کے متصل

آنکھ ہوس کہ ہے یہ دانہ قریب دام
اے مرغ دل زلف نہین [illegible] کے متصل

آغوش اپنی گرم شمع دار
آئی نہ پائین ہم تری محفل کے متصل

لوٹا جو دل ادھر کو تو پایا ادھر جگر
گھائل ہے بیقرار ہے گھائل کے متصل

[illegible] اتصال
ناقص نہین ہا کبھی کامل کے متصل

بحر عجم [illegible] ہین باقی ہین ہلاک
پار کشتی پہنچی ہے ساحل کے متصل

ردیف میم مہملہ

میان خلق ہین پر ہین کہان ہم
ہوئے ہین اے میان تیر میان ہم

ہین شاید اوس پری رو کے وہان ہم
جو یون نظرون سے رہتے ہین نہان ہم

ملے گا خضر کو اپنا پتا کب
روان ہین صورت ریگ روان ہم

محبت میں ہوئے رسوائے عالم
جہاں ہنستا ہے روتے ہیں جہاں ہم

نئے صدمے اسے دیتے رہیں گے
ابھی دل کا کریں گے امتحان ہم

مکان اصل کو جاتے ہیں اے چرخ
ترے گھر میں تھے دو دن میہمان ہم

مجال اب کیا جو ہے چرب گو ہو
تری آگے شمع کاٹیں گے زبان ہم

مبارک شیخ صاحب کو عمامہ
اوٹھائیں گے نہ یہ بار گران ہم

معین ہے ہمارا رزق ازل سے
ترے ممنون نہیں اے آسمان ہم

مقدر نے وہیں کنبا لگایا
جہاں رہ کے خوش ہیں باغبان ہم

میسر فیض صاحب سے ہیں استاد
وگرنہ جائیں کیوں ہندوستان ہم

مقام اپنا ہے باقی ۔ اپنا تماشی
مکان رکھتے نہیں جز لا مکان ہم

لطف وصلت کسیکو کیا معلوم
لذت اس چیز کی ہے نا معلوم

کچھ نہ کچھ اوسکو ہو گیا معلوم
ورنہ یہ بات اوسکو کیا معلوم

میں نے جب درد دل کہا بولے
بس جی بس چپ رہو ہوا معلوم

میں نے پوچھا جو آپکے ہے کمر
ہنسکے بولا وہ بت خدا معلوم

ہے ابھی ابتدا سو یہ غم ہے
اس محبت کی انتہا معلوم

اب بولین گے ہم بہلا جناب
گر ہو آپ کو برا معلوم

کس بھروسے پہ دل کو دون باقی
اوس جفا کار سے نہ وفا معلوم

توڑ بیٹھا سلسلہ کبھی زلف رسا سے ہم
آزاد دل سے ہو کے رہین گے بلا مین بلا سے ہم

کوتاہ ہوا جو دست تو پہنچے نہ پھر آگے ہم
سب کچھ لیا خدا نے ہمین لیتے خدا سے ہم

کرتے ہیں ہیچ قضا یا اون کی جفا سے ہم
واللہ مقدور نہیں ڈرتے قضا سے ہم

ملک بقا کو جائین گے ایک فنا سے ہم
دو دن مین کوچ کرتے ہین اس سرا سے ہم

شرمندہ ہو گئے نرگس رنگ بے رنگ ہوئے
شیدا ہے جو نہیں کچھ کہہ رہے ہم

ہاتھی مین گل کے جیب کہان آستین کہان
تشبیہ کیا دین اوسکی قبا سے ہم

جیب حیا مین سر جھکا کے گریبان مین تکیہ لین
کیون پوچھتے پھرین اوسے ہر آشنا سے ہم

دریا سے موج موج سے دریا نہیں الگ
ہم سے جدا نہیں ہے خدا اور خدا سے ہم

مٹھی مین منہ کی بجلی ید بیضا سے کہہ رکھو
کر دین مقابلہ کسی نقش پا سے ہم

بیٹھے ہین اوسکی سایہ دیوار کے تلے
منت دشمائین کس لیے ظل ہما سے ہم

باقی ذرا نہین ہے ہمین تن بدن کا ہوش
کیا ہو گئے ہین عشق حسینان مین کیا سے ہم

ردیف نون معجمہ

ناوک کا تیر ہے نگہِ خشمگین نہین
ہے تیغِ آبدار یہ چینِ جبین نہین

نازک بدن قبا تری کیا مناسبت
جامے مین گُل کے جیب نہین آستین نہین

نورِ جمالِ یار سے دل مین روشنی
وہ کونسا مکان ہے کہ جسمین مکین نہین

نقشہ ہی شرع کا تری قامت مین روز و شب
دم کو نہ ہو جو دم وہ اسمین نہین

نطق اوسکا کو اودال ہی اثبات کے لیے
تیسی ہی مین کا شبہ کمان ہے یقین نہین

نادان نہین ہین خسرو و فرہاد کی طرح
دیکھو گے تم [illegible] مین یا [illegible] نہین

نالے پہ نالہ بلبلِ شیدا کرے ہزار
پہونچا فغان لب سے بلند و نگین نہین

نادم ہوا ہون دل پہ جو کھودا ہے نامِ یار
یہ سنگ ہے کہ نام کے قابل نگین نہین

نقشِ قدم ہین نامِ خدا رشکِ آفتاب
چارم فلک ہے کوی نشانِ زمین نہین

نزدیک دیکھتا ہون مین اس سے جمالِ یار
ناسود دل مین اپنے کم از دوربین نہین

نیک و بدِ زمانہ سے باقیؔ کسی سے کام
یان ربط دوست سے نہین دشمن سے کین نہین

چٹکے گلون کے غنچے بڑا انتہا چمن مین
کیون جا نہین سخن کی وگل تیرے دہن مین

ہوتی نہیں ہے تابان فانوس شمع مین یون
روشن ہے جسم تیرا جس طرح پیرہن مین

رخ پر نہ آنے اے جان زلف رسا کو چھوڑو
اچھا نہیں ہے آنا اس چاند کا گہن مین

عشق رخ صنم مین چکر مین ماہ و خور ہین
درپیش ہو رہا ہے انکو سفر وطن مین

پابک قفس سے مجھکو سیر چمن بسم ہے
کیا غم جو آشیانہ میرا نہیں چمن مین

چھٹتے نہیں کسیدم پابند زلف جانان
گردن پھنسی ہوئی ہے لاکھون کی اک رسن مین

دندان لب تمہارے گر دیکھتے تو چھپتے
لعل ختن ختن مین دُرِ عدن عدن مین

ہین زلف مشکبو کی خوشبو اگر سنگھائے
نکسیر آہوون کی پھوٹے دشت ختن مین

شاگرد ہو جو باقی استاد شاعران کے
ثانی تمہارا کوئی باقی نہیں دکن مین

[illegible] رس لب کے لیا کرتا ہون
مرض دل کی دوا کرتا ہون

سجدہ کرتا ہون تمہارے آگے
اے بتو تمکو خدا کرتا ہون

جیب و دامن کے تری فرقت مین
تار سے تار جدا کرتا ہون

ہون سیہ بخت مگر سرمہ نمط
اوسکی آنکھو مین رہا کرتا ہون

آگ دیتا ہون جگر کو دل سے
حق ہمسایہ ادا کرتا ہون

تیرے رخسارۂ رنگین کی ثنا
ورق گل پہ لکھا کرتا ہون

تجھے پروا نہیں پر پروانہ سا
شمع کی طرح جلا کرتا ہوں

طالب رنگ حنا کی مانند
سر پہ وبال لیا کرتا ہوں

جادۂ عشق میں سنگ ستم سے
پاؤں لیتا ہوں یا ٹھوکر کھا کرتا ہوں

تو نے مجھکو جو بھلایا تو کبھی
میں تجھے یاد کیا کرتا ہوں

پوچھا سے کیونکر کہا دل افسانۂ عشق
شعر باقی کے سنا کرتا ہوں

تیرا رخ یار نہیں عکس فگن پانی مین
گل شاداب کا پھولا ہے چمن پانی مین

آہ سوزاں سے ہوا گر شعلہ فگن پانی مین
آگ کس طرح سے پیدا ہو جلن پانی مین

زلف شبگون کے تصور مین اگر روتا ہون
ڈوب جاتا ہے ابھی صحرائے ختن پانی مین

آئینہ شاید لب حوض مین زلفین کھولیں
نظر آتا ہے مجھے چاند گہن پانی مین

پان کھا کر جو وہ منہ دھوئے کنار دریا
سنگریزے ہون ابھی لعل یمن پانی مین

جھلملاتا ہے جو رخ مثل دل عشاق پسینہ
گر کھلے کاکل پرپیچ و شکن پانی مین

آتش رشک سے اغیار جلے جاتے ہین
مجھسے چھپ کے نہ لڑو مشفق من پانی مین

جوش گریہ سے یہی ہو تو فلک مثل حباب
ڈوب جائیگا یہ یک چشم زدن پانی مین

بیٹھتا ہے مرا یون شدت گریہ سے دل
جیسے بیٹھے کوئی دیوار کہن پانی مین

آبدار ایسی غزل لکھی کہ باقی جو سنین
پھینکدین اپنا کلام اہل سخن پانی مین

ہو دھیان صبح ہجر کا شام وصال مین
ہو عشق ہی فقط تو رہتا ہون رنج و ملال مین

عاشق تری کمر کی ہین باطل خیال مین
جو پا گئے ترے دہن کے ہین فکر محال مین

اوس کج ادا نے جب جو پایا تیر اٹھا دیا جو آہ
ہر چند سیدھی بات تھی اپنے سوال مین

خالی مین لفظ ہی کی صفت کیا بیان کرون
شوخی بھری ہوئی ہے ترے بال بال مین

کیونکر کہین کہ کان بدخشان دہن کو ہم
رنگت ہے لعل کی ترے منہ کے اوگال مین

پروانہ غش کلیم ہے شیدا - فدا چکور
کیا کیا تجلیان ہین چراغ جمال مین

عناب لب انار ہے پستان ذقن ہے سیب
کیا کیا ثمر خدا نے دیئے اک نہال مین

کس شمع رو کو دعوی نہین ملک ذہن شعر آج
گرمی کمال ہے جو مرے بول چال مین

ہمسر محققون کے مقلد کبھی نہون
مو ہے مگر نمو نہین چینی کے بال مین

وہ گل وہ ہے نہ جسکو ستائے کبھی خزان
ہے سرو وہ جو سبز رہے خشک سال مین

کیا وقت بد مین چشم وفا شخص غیر سے
سایہ بھی ساتھ دے نہین سکتا زوال مین

اسوقت اوسکی ناخن پا کی ملی نظیر
جس وقت اتصال ہو بدر و ہلال مین

باقی کسی سے مست کی ہے خاک کا اثر

بے وجہ جذب مے نہین جام سفال مین

ہم انکی تلخ بیانی پسند کرتے ہین
وہ لب غضب ہین کہ حنظل کو قند کرتے ہین

نہین پہونچتے مرے گل کو قد موزون کو
ہزار سرو قد اپنا بلند کرتے ہین

نہو نگا تارک مے ناصحون کے کہنے سے
یہ کیون پہرا ہین سر کسیکو پند کرتے ہین

سنہرے کپڑون مین ملتی ہین عطر صندل کا
وہ آج اپنے کو سونا سوگند کرتے ہین

وہ گالی دیکے لب شکرین سے عاشق کو
مٹھاس تقل سخن کی دو چند کرتے ہین

او نہین تو منع نہین کرتے ظلم سے ناصح
ہمین کو طعنہ و تشنیع و پند کرتے ہین

کسیکے ہے لب شیرین کو ہمسری کی سزا
جو نیشکر کے جدا بند بند کرتے ہین

وہ دیکھتے ہین جسے خواب مین دیکھے کوئی
جب آنکھین اپنی تصور مین بند کرتے ہین

ہمارے حال پر اتبک عتاب ہے باقی
وہ امتحان بہلا تا بہ چند کرتے ہین

ہوا زمانے کی لائی مجھے کہان سے کہان
اب آگے دیکھیے جانا ہو پھر یہان سے کہان

وہ کم سخن ہین گویا دہن نہین اونکے
کوئی کہا کرے کہتے ہین وہ زبان سے کہان

کمال حسن جوانی پہ بھولیو نہ کبھی +
گل بہار بچے آفت خزان سے کہان

شکست دل ہین کئی بلبلون کے وقت سحر
یہ پھول توڑے ہین گلچین نے گلستان سے کہان

کیا ہی سرمے نے لب بیدہ سیہ کو سیہ
ہوئی ہین لال لب سرخ رنگ پان سے کہان

دیا ہے خالق یکتا نے حسن بے مانند
مناسبت تمہین خوبان جہان سے کہان

تری گلی سے نکالے سے کب نکلتا ہون
بسان سایہ مین اوٹھتا ہون اب یہان سے کہان

ستارے ٹوٹتے ہین قمر کے پہلو سے
ٹپک رہا ہے پسینہ رخ بتان سے کہان

ق

کہا جو اوس سے کہ آئے ہو بعد مدت کے
ابہی سے جاتے ہو خفا مری مکان سے کہان

پہر ایسے جاگین گے مجہ خفتہ بخت کے کب بخت
ملو گے ایسے تم اس زار ناتوان سے کہان

کہا کہ تجہ سے ہین مشتاق سیکڑون میرے
مین ارتباط بڑہاتا ہون اک جہان سے کہان

یہ سب ہے حضرت دل مدظلہ کا زور
وگرنہ بار غم اوٹھتا ہے ناتوان سے کہان

وفائے عہد ہو جس سے نہین وہ تیرے بہلے
ہمارے کام نکلتے ہین جہوٹی ہان سے کہان

نہ پہینکیے دل باقی کو زلف مشکین سے
یہ مرغ جائے سر شام آشیان سے کہان

آئینہ داری پہ اوس بت کی مقرر مین ہون
آج طالع مین سکندر کے برابر مین ہون

کیا تغافل ہے کہ بیٹھا ہوا ششدر مین ہون
یار اندر ہے مری ڈہونڈہتا باہر مین ہون

سب وہی ہے کہان مین ہون کسے پوچھتے ہو
سن وہ ما چہوڑ چکا ہون کہو کیون تن نگر مین ہون

نیم جان خنجر قاتل سے مین تڑپا جو دم
بولی شمشیر نہ گہبرا ترے سر پر مین ہون

دم نہین مارتے وہ لب ہی مسیحائی کا
خط بھی کہتا ہی سرِ اخضر ہمہ بین ہون

رہگیا ہوکر جو آوارہ مین ویرانے مین
بولی وحشت کہ چلا چل یہی اب ہر بیابان

باوفا قحبۂ دنیا نہین لائے دولت مند
تو سمجھتا ہی کہ اس زال کا شوہر ہی تن

بعدِ مُردن یہہ کہا داغِ جگر نے باقی
دیکھ لے ساتھ ترے کوئی نہین پیرہن

گریبان چاک ہی جو گل نظر آتا ہی گلشن مین
ذرا سوچو تو کیا تاثیر ہی بلبل کی شیون مین

اگر لازم نہوتی عالمِ وحشت کو عریانی
تو سر کوئی کو پتھر کیے لاتا اپنے دامن مین

نہوتا زلف کا سودا نہوتی یہ پریشانی
ارے دل تو نے ڈالی ہی یہہ پھانسی میری گردن مین

مرے رونے پہ ہنسنا اوس پری کا کیا تعجب ہے
نہ کیونکر برق چمکے جب جھڑی لگجاے ساون مین

وہ فرق آرایشِ محفل ہی یہہ ہے زینتِ عالم
بہت ہے فرق روے یار مین اور شمع روشن مین

بہا اوس بحرِ خوبی کی جدائی مین سرشک ایسے
کہ گویا پاٹ ہے دریا کا ہر اک پاٹ دامن مین

خودی سے اپنی خالی ہون بھرا ہون دردِ ہجران سے
برنگ نَی بجز آہ و فغان کیا ہی مرے تن مین

فزون تر مجھکو زندان سے ہوا جامہ تعلق کا
گریبان طوقِ قمری ہوگیا ہے میری گردن مین

کسیکے عشقِ مژگان مین ہوا ہون زار مین باقی
کھٹکتا ہون جو کانٹے کی طرح ہر چشمِ دشمن مین

تجھسے حسین بشر تو کہان ہین ملک نہین
آگے ترے ملیحون کے منہ پر نمک نہین

نرگس کو چشم یار سے ہو کیا مناسبت
دیدہ ہے دیکھنے کو مگر مردمک نہین

سودا کے چشم یار مین اب کا ہی خیال
کیا لطف وقت بادہ کشی گر گزک نہین

آئینہ وار حیرتی روے یار ہون
وہ یکٹکی بندھی ہو کہ لگتی پلک نہین

یکتا ہے وہ جہان مین ترا حسن اے نگار
وحدت مین تیری کافر و مومن کو شک نہین

ہر ہر قدم پہ لاکھ نشیب و فراز ہین
یہ راہ عشق ہو کہین آہین سڑک نہین

کیونکر کہون مین سرو کو ہمتاے قد یار
وہ چال ہی نہین وہ کمر کی لچک نہین

عاشق جو ہو تو دیدۂ مجنون سے دیکھلے
ہے یہ سیاہ خیمۂ لیلے فلک نہین

اے چشم زار یہ رگ ابر بہار ہے
کہتا ہو کون اسکو پلک یہ پلک نہین

باقی ہے رنج و غم مری ہلدی مین جان
جب سے نظر مین اوسکا جڑاؤ پدک نہین

تو ہی سنتا ہی کہ یہ سب تجھے کیا کہتے ہین
کتنے بت کہتے ہین اور کتنے خدا کہتے ہین

حق پہ ہین زلف کو جو لوگ بلا کہتے ہین
وہ خطا کرتے ہین جو اسکو خطا کہتے ہین

شیخ جی اتنی ہی شیخی نکرو تم کہ یہ رند
تمسے گمراہون کو کب راہ نما کہتے ہین

جیتے جی مرگیا جو زندہ جاوید ہوا
وہ جو عارف ہین فنا ہی کو بقا کہتے ہین

دوستو مین نے یہ مانا کہ شریعت والے
ق کفر و ایمان کو برا اور بھلا کہتے ہین

لیکن از راہ طریقت ہے مرا یہ سوال
جو کہ دونون سے بری ہی اوسی کیا کہتے ہین

ہیچ دریا ہے حباب ممکن کی مثال
وہ خدا ہم مین ہے ہم اسکو خدا کہتے ہین

پوچھنا حال ہے کیا عشق کے بیمارون کا
درد ہجران کو تری عین دوا کہتے ہین

اب کوئی دم کا ہے مہمان خبر لے کافر
تیرے بیمار کا یہ حال ہوا کہتے ہین

مین جو گھر اونکے گیا غیر سے بولا وہ صنم
انسے پوچھو اجی کیون آئے ہین کیا کہتے ہین

تو جدہر ہوتا ہے پھرتا ہے اوسی جانب کو
دل نہین کہتے اسے قبلہ نما کہتے ہین

گر خفا مجھسے نہین آپ خدا ایذا نہین کرے
ق بات عاشق سے نہ کرنے کو حیا کہتے ہین

نام کیا اوسکا ہے کہتے ہین جسے چین جبین
وہ جو ابرو پہ شکن ہے اوسی کیا کہتے ہین

باقیِ زار دروغ ایک زمانہ جھوٹھا
ہان فقط آپ جو کہتے ہین بجا کہتے ہین

مجھسے الفت کرین کیا دیدۂ قاتل دونون
پتلیان تو نون ہین دشمن تو عدو دل دونون

یار و اغیار ہین آرایش محفل دونون
ہین بہم آب بقا اور ہلاہل دونون

حلقۂ کاکل پیچان کا ہین سودائی ہون
چاہیے میرے لیے طوق و سلاسل دونون

تو دیکتا ہی کہ ای جان ہی یکتائی کے
سجدہ اکافر و مومن ہوئے قائل دونون

ایک سے ایک زیادہ ہین جفاکاری مین
عشوہ و ناز ہین کافر سے قاتل دونون

بادہ و نُقل ہے موجود مگر تیرے بغیر
کسکو خوش آتی ہین یے رونقِ محفل دونون

مژہ برگشتہ ہوا اُس چشم جفاجو سے نگر
فتنہ پردازی مین ہو جائینگے شامل دونون

چھوڑنا عشق کا آسان ہے نکرنا آسان
کیا قباحت ہے کہ عاشق کو ہین مشکل دونون

آشنائی مین تری ایک تو حاصل یہ ہوا
مجھسے بیگانہ ہوئے خویش و قبائل دونون

گو کم و بیش ہین رُتبہ مین غنی اور فقیر
پر یہ اک وزن برابر ہین تہِ گل دونون

حُسن مین یار ہے یکتا تو مین دلسوزی مین
شمع و پروانہ کے مانند ہین کامل دونون

رہِ الفت مین یہ کیا رہبر باقی ہون گے
خضر و الیاس ہین گم گشتۂ منزل دونون

ردیف واو مہملہ

پھر چاہِ ذقن دکھا رہے ہو
پھر ہمکو کوئین جھکا رہے ہو

تکل جو کٹے لڑا رہے ہو
کوٹھے پہ مرے اڑا رہے ہو

کیا آپ کا سر پھرا ہے واعظ
مستون کا جو سر پھرا رہے ہو

دل مین تو لگی ہے آگ اُسکو
کیون پانی سے گھر بہا رہے ہو

مشکل ہی نہین خدا کا پانا
جب اپنے کو آپ پا رہے ہو

ہم خاک ہوئے ہین امتحان مین
اب خاک تم آزما رہے ہو

معلوم ہے زرگری تمہاری
کیون سیم تو تپا رہے ہو

سنتا ہے تمہاری بابلو کون
گلبانگ عبث مچا رہے ہو

مجھ مست کی قبر پر رکھو مے
کیون پھول عبث چڑہا رہے ہو

سنبل کو بگاڑنے سے حاصل
کیون زلف اپنی بنا رہے ہو

دنیا مین عبث ہے فکر عقبی
دو دن کے لیئے تو آ رہے ہو

کیا قدر یگانگون کی تمکو
بیگانون سے دل لگا رہے ہو

دم بھر تو سنو ہماری نالے
کیا [illegible] کا [illegible] ہو

سنتا ہے تمہاری کون باقی
دیوانے ہو غل مچا رہے ہو

مجھکو جو بتو رلا رہے ہو
اولٹی گنگا بہا رہے ہو

واعظ ہی تمہاری کون سنتا
بیفائدہ سر پھرا رہے ہو

دستون کی جان الجھ رہی ہے
زلف اپنی جو تم بنا رہے ہو

کل کوچ کرینگے سب جہان سے
کیون چھاونی آپ چھا رہے ہو

واپس جانا ہے پھر عدم کو — دو دن کے لیے تم آرہے ہو

وان کون ہی زاہد و جو ناحق — مسجد مین سر جھکا رہے ہو

واللہ خدا سے ہو کے آگاہ — اپنے مین اگر خود آرہے ہو

وقر آپ کا کیا رہیگا باقی
بزم رندان مین جا رہے ہو

کیا ٹھہرے افشان طلا کار سے ابرو — جوہر مین فزون کیون نہو تلوار سے ابرو

گویا کہ سرہانے یہ ہے بیمار کے تلوار — یون قرب جو ہی دیدۂ بیمار سے ابرو

دونون کو کیا دائرۂ نصف برابر — خالق نے لکھا ناپ کے پرکار سے ابرو

کہتے ہین کہ تیغی مین بل اچھا نہین ہوتا — پر چین نگر و غصہ و تکرار سے ابرو

مین اپنے دل زار کو کس کس سے بچاؤن — بڑھکر ہے مژہ تیر سے تلوار سے ابرو

محراب حرم طاق کنشتی سی فزون ہے — ہے سجدہ طلب کافر و دیندار سے ابرو

یہ حسن کی بستی مین ہے چوراہی کا ناکا — پیوستہ نہین ابرو خمدار سے ابرو

کرتا ہی اشارون ہی مین سب کام زبان کا — ہر چند کہ واقف نہین گفتار سے ابرو

باقی کو مہ نو کا نہ دھوکا کہین ہو جاے
چڑھکر نہ دکھا کوٹھے کی دیوار سے ابرو

ردیف ہاے ہوز

چوم لون پانون جو اوس عہد شکن یار کے ہاتھ
ہاتھ آیا نہ کبھی جب سے گیا مار کے ہاتھ

شوق سے باندہے آپ اپنے گنہگار کے ہاتھ
آبرو دیر گناہون کی ہے سرکار کے ہاتھ

ہوئی مقبول دعا مجھسے ستم دیدہ کی
مہندی ہاتھون مین لگاتی ہی بندہے یار کے ہاتھ

قید کرکے مجھے آخر کو پشیمان ہوگا
مشت پر آئینگے صیاد ستمگار کے ہاتھ

آج کل مشق ہے شمشیر زنی کی اونکو
کاش ہمپر ہی کرین صاف وہ تلوار کے ہاتھ

شیخ کی پگڑی اوتارینگے تماشا ہوگا
کبھی چڑہ جائین جو رندان قدح خوار کے ہاتھ

یہ کلائی نہ یہ پنجہ ہے نہ یہ رنگت ہے
کس طرح شاخون کو مرجان کہون یار کے ہاتھ

رسم بازار محبت کی نرالی دیکھی
چور کی طرح سے کٹتے ہین خریدار کے ہاتھ

کچھ بھی فرمائین وہ منہ سے تو مین جی اوٹھتا ہون
زندگی ہے مری وس لعل گہربار کے ہاتھ

کر دیا خاطر بلبل کو شکستہ اسنے
توڑ ڈالے کوئی گلچین جفاکار کے ہاتھ

حسن وہ جنس ہے بازار جہان مین باقی
پیسے رہین جسکے لیے مفلس و زردار کے ہاتھ

نہ ترسا او بت ترسا دکہا آنکھ
خدا کے واسطے ہمسے ملا آنکھ

ہون کشتہ چین کاکل کا ملین گے
سری تربت پہ آ ہووے خطا آنکھہ

جسے دیکھا وہ اپنے مین نہ آیا
قیامت اوسکی چتون ہی بلا آنکھہ

پسے دل ایک گردش مین ہزارون
زمانے کے لیے ہی آسیا آنکھہ

مجھے اشکون کے چشمے نے ڈبویا
کہے گی تجھسے میرا ماجرا آنکھہ

وکہادون شیخ کعبہ تبکدہ مین
اگر دے تجھکو میری سی خدا آنکھہ

تہ و بالا مرا دم ہو رہا ہے
ذرا نیچے سے اوپر کو اوٹھا آنکھہ

بست چربانگ ہین نرگس کے دیدے
ذرا گلشن مین اوسکو بہی دکہا آنکھہ

مری آنکھون پہ پردہ پڑ گیا ہے
نہ ای خوش چشم پردے مین چھپا آنکھہ

طریق معرفت اس سے ملی ہے
حقیقت مین ہے باقی رہنما آنکھہ

ردیف لام الف

لالا مجھے بھر کے دے پیالا
ہے جام بہ کف چمن مین لالا

زلف مین ہو تیری کی گل گوندہ
کالے کو بنا دے کوڑیالا

لازم نہین عشق کا گل ای دل
کیون سانپ بغل مین تونے پالا

لایق نہین سرو سے تناسب
وہ پست سے قد ترا ہے بالا

لاحول ترے خضاب پر ہے
اے شیخ نکر منہ اپنا کالا

لاکھون کوس آسمان سے گذرا
یاد قد مین بڑھا جو نالا

لاثانی ہے کنبل اپنا باقی
کیا پشم ہے شال یا دوشالا

ردیف یاے تحتانی

کب سودا تہا مجہے کب پریشانی تہی
عشق گیسو سے کہان سلسلہ جنبانی تہی

انکہہ جبکی یہ ترے رخ کی درخشانی تہی
لاکہہ پردون سے فزون تر تری عریانی تہی

راز عشق اپنا کسی پر نہ کہلا تادم مرگ
دہن یار سے الفت ہمین پنہانی تہی

کعبہ و دیر مین تہے شیخ و برہمن سرکوب
ہم تہے سنگ در دلدار تہا پیشانی تہی

قید ہستی سے چہٹی مصر عدم کو پہونچی
روح قالب مین مری یوسف زندانی تہی

سرمۂ چشم کی چتون نے مجہے مارا ہے
وہ نگہ کاہکو تہی تیغ صفاہانی تہی

یار جبتک نہ تہا ٹہنڈی تہی محفل ساقی
مے گلرنگ صراحی مین تری پانی تہی

سرنوشت اپنی لکہی تہی سو ہوئی آخر کار
پیش آئی وہ جو تقدیر مین پیش آنی تہی

زندگی کٹتی تہی کس سختی سے قاتل کے بغیر
ہر نفس مین تیری شمشیر کی برانی تہی

ہر گہری روز قیامت سے فزون تہی واللہ
قصہ کوتاہ شب ہجر یہ طولانی تہی

چہدکے کانٹون سے ہوئے آبلہ پا غربال
خاک کوچی کی ترے مین نے بہت چہانی تہی

آبرو ابر بہاری کی گہٹا دیتا مین
اک جہڑی ابر مژہ دیدہ کی بہی سانی تہی

حضرت فیض کا سب فیض ہے باقی پہلے
نہ سخن گوئی تہی ایسی نہ زبان دانی تہی

صبح محشر سے فزون شام جدائی دیکہی
جو مصیبت تیری فرقت نے دکہائی دیکہی

اوس سے ہوگا نہ مقابل تو کسی صورت سے
بس بے آئینہ تیری مین نے صفائی دیکہی

تو وفادارون پہ کرتا ہے جفا او ظالم
جب نے کی تجہسے بہلائی سو برائی دیکہی

تو ہی یکتا نہ ملا حسن مین تیرا ثانی
اے صنم تیری قسم ساری خدائی دیکہی

ایک نے بہی خبر کی میری حالت کی اوہر
آہ کی نالے کی دونون کی رسائی دیکہی

نہ کہلا پر نہ کہلا تجہسے دہن کا عقدہ
تیری اے فکر رسا عقدہ کشائی دیکہی

نظر آیا مجہے ہر رنگ مین تیرا ہی ظہور
مین نے ہر شے مین تیری جلوہ نمائی دیکہی

عمر بہر حلقۂ کاکل مین رہے اے باقی
ہم گرفتارون نے کب شکل رہائی دیکہی

بت پرستی مین ہوا شوق خدادانی مجھے
کافری سے ہوگئی حاصل مسلمانی مجھے

بادہ نوشی مین نہین ملتا سرِاثانی مجھے
خطِ جامِ مے ہے ساقی خطِ پیشانی مجھے

فرقتِ جانان کی ہے منظور مہمانی مجھے
کرنی ہوا کدم دلِ بان کی بریانی مجھے

خواب مین دیکھا دمِ شب مین نے زلفِ یار کو
اوسکی سیہ تعبیر ہے ہوگی پریشانی مجھے

عشق کے ہاتھون ہوا ہون آپ ہی ایسا ضعیف
نقشِ پا ہے مور ہے ملکِ سلیمانی مجھے

غیر کو آنے نہ دیتا آپ ہی رہتا مدام
کاش ملجاتی درِ جانان کی دربانی مجھے

دیکھہ سکتا کون ہے تجھکو برنگِ آفتاب
ہے فزون سو پیرہن سے میری عریانی مجھے

جسکے آگے روزِ محشر بھی بہت کوتاہ ہے
وہ شبِ فرقت نظر آتی ہے طولانی مجھے

منہ تو دیکھو روبرو ہونے چلا ہے یار کے
آئینے کی سادہ لوحی پر ہے حیرانی مجھے

دیکھکر ماہِ منور کو شبِ مہتاب مین
یاد آتا ہے کسیکا روئے نورانی مجھے

کیا کرون ہوش و خرد کو عشق سے ہے کاروبار
کسبِ دانائی نظر آتی ہے نادانی مجھے

گوندہنا اور کھولنا اوس زلف کا آتا ہے یاد
باعثِ جمعیتِ دل ہے پریشانی مجھے

ماہ رو مین نے کہا اونکو تو جھنجھلا کر کہا
کب ملا ہے صورتِ مہ داغ پیشانی مجھے

ایک دن سب چھوڑ کر جانا ہے یان سے اس لیے
خوش نہین آتا ہے باقی عالمِ فانی مجھے

خلوت ہے وقت شب ہے آ تو نہین ہے کوئی
کافر پھر ایسا ملتا قابو نہین ہے کوئی

بلبل کیطرح تجھپر عالم فریفتہ ہے
باغ جہان مین تجھسا گلرو نہین ہے کوئی

ڈہونڈھے ہے ایک تل بہی ملتا نہین ہے رخ پر
بستی یہ وہ ہے جسمین ہندو نہین ہے کوئی

چتون مین تیری کیا کیا فتنے بہرے ہوے ہین
یان سامری کا چلتا جادو نہین ہے کوئی

کیون مجھپہ اے شکر لب یون دانت پیستے ہو
کیا جاؤگے کسیکو لڈو نہین ہے کوئی

بیمار عشق کو ہو صحت یہ کب ہے ممکن
ایسا طبیب ایسی دارو نہین ہے کوئی

تمسا نہین جو یکتا خوبی مین کوئی لیکن
مجھسا بہی عاشقی مین یکسو نہین ہے کوئی

کاکل بلا کے ہر دم کسکو دکہاتے ہو
اس دام مین پہنسیگا آہو نہین ہے کوئی

باقی وہ سنگ گوہر گردون مین ہین جو چہٹے
شاید ہمارا انمین آنسو نہین ہے کوئی

آئینہ داری کی خدمت کیجیے
روبرو رہنے کی صورت کیجیے

بوسہ ہونٹون کا عنایت کیجیے
رشک سے شکر کو شربت کیجیے

آئینہ گر ہے نہ حیرت کیجیے
چار آنکھون کی مروت کیجیے

اپنی کشتی کی زیارت کیجیے
شمع رخ کو شمع تربت کیجیے

لکھیے پھر آئینہ رو کو اپنے خط
پہلے مشق خط حیرت کیجیے

روح ہوتی ہے ادہر تن سے وداع
دیجیے مجھکو جلاکر سوز غم
عشق بازون کا یہی ایمان ہے
آپ کی فرقت مین ہے سنسان گھر
اوسنے نامہ مین لکھا خطِ غبار
خاک مین قارون کو دولت لیگئی

وہ ادہر کہتے ہین رخصت کیجیے
ہوسکے جتنی شرارت کیجیے
حسن کی منکر پہ لعنت کیجیے
آیئے دوزخ کو جنت کیجیے
کس طرح رفع کدورت کیجیے
خاک کیا اب حرص دولت کیجیے

نام حاتم کا ہے باقی آج تک
گر فراغت ہو سخاوت کیجیے

لاکھ ہم سودا زدون کی رشتہ جان توڑیے
اعتبار عالم فانی نہین اصلا ولا
بوسے لیجیے دہان تنگ جانان کے کبھی
شانے کو اوس لف سے کیجیے کسی صورت جدا
ابرو و مژگان کا ہون مشتاق اس تقصیر پر
جوش سودا جنون سے دل مین آتا ہے یہی
خاطر بلبل ہزارون ہوتے ہین اس شی شکست

پر نہ تار حلقۂ گیسو پیچان توڑیے
قبر کی تعمیر کیجیے قصر و ایوان توڑیے
دل مین ہے اگر روز مہر گنج پنہان توڑیے
مار زہر آلود کی افسون سے دندان توڑیے
دل مین خنجر مارئیے سینے مین پیکان توڑیے
سر کو ٹکرا کر ابھی دیوار زندان توڑیے
ہرگز اے گلچین نہ گلہائے گلستان توڑیے

کھینچتا ہے کس طرح آغوش مین اوس شوخ کو
ٹوٹے ہے بند قبائے تنگ جانان توڑیے

موسم گل ہی کہان کا صوم اور کیسی صلات
شیخ جی پیمانہ پیجے عہد و پیمان توڑیے

یاد ہین تمکو تو صاحب لبری کے توڑ جوڑ
جوڑیے اعدا سے دلہائے محبان توڑیے

ہے ٹپکتا رنگ پہولون کا مرے اشعار سے
رشتۂ شیرازۂ اوراق دیوان توڑیے

نزع تک بہی اوسکی بے پروائیان باقی رہین
جب کہا دم توڑتا ہون مین کہا ہان توڑیے

وہ لب ہی علاج دل بیمار کرین گے
ہم شربت عناب سے انکار کرین گے

ہرگز نہ تری طرح سے انکار کرین گے
کر دین گے وفا ہم کچہہ اقرار کرین گے

گر ترک مسلمانی کرائین گے برہمن
ہم رشتۂ تسبیح کو زنار کرین گے

جب کچہہ بہی نہ تدبیرین آئینگی تو ناچار
اے وحشت دل ہم تجہے مختار کرین گے

ترک مے و معشوق بہت کرتے ہین زاہد
رندان کو فضیحت سر بازار کرین گے

یون باتین بنانے کو بنا لیتے ہین شاعر
پر کیا وہ ہین یار ہین گفتار کرین گے

کیا خوف تجہے روز قیامت سے ہے باقی
تائید تری حیدر کرار کرین گے

ٹہوکر کی بہی تو ٹہہرے آیا رہے چلتے چلتے
فتنہ کو حشر کے کر بیدار چلتے چلتے

کیا سیر دید نی ہر ستون مین میکدے کے
گرتے ہین کس مزے سے میخوار چلتے چلتے

اوس رخ سے زلف رفتہ کاکل کا دہیان آیا
ہم ملک چین سے پہونچے تاتار چلتے چلتے

اس دم کا کیا بہروسا آخر اسے فنا ہے
ہوجایگی گہڑی بند اکبار چلتے چلتے

مژگان کا ذکر آیا ابرو کی عاشقون مین
خنجر پہ پہونچی نوبت تلوار چلتے چلتے

کچہہ مجہہ مین تجہہ مین دوری ایسی ہوئی کہ قاصد
خط لیکے ہوگئے ہین بیزار چلتے چلتے

بندہ تو آپ کے گہر سو بار آچکا ہے
میرے ہی گہر تو چلیئے اکبار چلتے چلتے

اک شے پسند خاطر اپنے تو یان نہ آئی
باقی جہان کا دیکہا بازار چلتے چلتے

آہ سحر سری شرر افگن ہوا پہ ہے
شعلہ کہان یہ برق کا روشن ہوا پہ ہے

ایک ایک ہجے اڑتی ہے ایکا ایک سمت کو
دست جنون سے اپنے یہ دامن ہوا پہ ہے

ہر کون لے بہار شفق باغبان ترا
پہولا یہ کسکے واسطے گلشن ہوا پہ ہے

باغ جہان مین رنگ تعلق نہین ہے مجہے
مانند بوے گل مرا مسکن ہوا پہ ہے

کہتے ہین باد پا جو اوسے ہے بہت بجا
چالاکیون سے یار کا توسن ہوا پہ ہے

اٹہتا دہوان ہے آہ جگرسوز کا سرے
دیکہو بہار سنبل و سوسن ہوا پہ ہے

نالان ہین تجہسے عالم بالا کے لوگ بہی
آواز رعد کی نہین شیون ہوا پہ ہے

بادل ہی اپنے دیدۂ حق بین مین کوہ طور	تجلی نہین ہے شعلۂ ایمن ہوا پہ ہے
تودے نہین ہین گرد کے یہ گردباد مین	سرگشتگون کی خاک قدم زن ہوا پہ ہے

آمد شدِ نفس پہ ہے موقوف زندگی
باقی حباب وار مرا تن ہوا پہ ہے

عشق ابرو ہے مجھکو مدّت سے	کام کیا ماہِ نو کی رویت سے
شورِ سینہ زنی ہے فرقت سے	بیغرض ہون نشانِ نوبت سے
ان لبون کی حضور حسرت سے	قندپانی ہوا ہے شربت سے
دیکھا مشکل سے اوسکا تنگ دہن	یہ دقیقہ کہلا ہے دقّت سے
خطِ پہلو ہے نردبان اے ضعف	دم بہی چڑہتا ہے کس مشقّت سے
اے دل آئینہ داربن اوسکا	روبرو ہو اسی ہی صورت سے
ناکسون کو نہین کسون سے فیض	خارگل ہو نہ گُل کی صحبت سے
ناوکِ آہ مین اگر ہیں کون	پار ہو آسمان کی چہت سے
رنگِ رخسارِ یار کے آگے	گل ہوا ہے گلاب غیرت سے
قبل ان اللّٰہ ذو ولہ	کیا بچے کوئی طعنِ خلقت سے
ناصحون نے عبث پہرایا سر	کیا ہوا پند یا نصیحت سے

ذوق ہستی نے دی یہان تکلیف | تھے عدم مین بڑی فراغت سے
فعل بد چھوڑا اسمین ذلت ہے | حرف گرتے ہین دیکھو علت سے
کٹتی ہین لف و رخ کی فرقت مین | راتین محنت سے دن مصیبت سے
ہے کرشمہ سے پُر بلے فتنہ چشم | شب دکھ مین نہین کرامت سے
اوسنے لکھا ہے خط مین خط غبار | دل لگا ہے گرد کلفت سے
گر ہرن دیکھین اوسکی چتون کو | چوکڑی بھول جاتے ہین وحشت سے

آئینہ رو کو اپنے اے باقی
خط بھی لکھتا تو خط حیرت سے

بدلی ہمارے نالے کو سنکر دہل گئی | بجلی شرار آہ کی حسرت سے جل گئی
ابرو سے نوک سرمہ جو باہر نکل گئی | تیغ اجل نیام سے قاتل اگل گئی
آکر بلائے حشر مرے سر سے ٹل گئی | پر شام ہجر کی نہ ابھی ایک پل گئی
بدلا جو گھر کسی نے نہ پہچانا پھر اوسے | تیرے مریض غم کی یہ صورت بدل گئی
اے باغبان نکر زر گل پر عبث غرور | دو دن کی ہے بہار جو آج آئی کل گئی
ہون لف و رخ کی عشق مین حیران صبح و شام | دن کاٹنا محال ہے گر رات ٹل گئی
دعوی تجھے ہے گردش چشم پری کے ساتھ | کیون چرخ تیری وہ چپی پیالی اول گئی

آئے تمھیں نہ آئی قضا میری رات کو — نکلے نہ گھر سے تم نہ میری جان نکل گئی

جو دیگ شوق مطبخ عالم میں اے فلک — ان روزوں میں بس انہیں کی تو ہنڈیا گل گئی

ان چکنی صورتوں سے ہو گیا شمع چرب گو — جنکی صفای رخ پہ نظر بھی پھسل گئی

گل کا پتا نظر نہیں آتا ہزار حیف — کیسی ہوا الٰہی گلستان میں چل گئی

[illegible] قد شمع سے بھی [illegible] انتظار — دن ڈھل گیا تو شمع کی گردن بھی ڈھل گئی

محفل میں [illegible] — چھٹکے وہ پھبتی جو لباسوں میں مل گئی

اے چشم یار آنکھ مردم ربا سے [illegible] — چتون تیری چھلاوے کی مانند چھل گئی

اب گردش عہد جوانی کے فائدہ — وہ دن گئے وہ بات گئی وہ چہل گئی

رفتار آہ بے سر و پا کی غضب ہے گرم — بجلی کیطرح پانون کے بل ہٹ کے بل گئی

سر کے بل چلیں گے شوق پا میں — طاقت تمام اگرچہ پاے سے شل گئی

دیکھا تو بام پر نظر آیا وہ ماہ رو — اے مردمو نظر مری کیسی بہل گئی

دیکھو رخ و ذقن قد رعنا سے یار کے — کس طرح شاخ سرو چمن پھول پھل گئی

رویا تو دل ابھی کے لیے مشغلہ ہوا — نالے کبھی کیے تو طبیعت بہل گئی

فیضان [illegible] پائی دکن کی قدر

جب لکھنؤ کو لکھ کے ہماری غزل گئی

نہیں خالی کسی اعلیٰ کی اب سرکار اسفل سے
سدا الٹی ہی لپٹا سانپ ہمنے نخل صندل سے

رکیگا کام ہین کب تک کسی کے چھوٹے چھل بل سے
بہت ہین آجکل مشکل بچتی ہین کنی وزکی کل سے

بہار گل سے کیا مطلب ہے مشتاق شہادت ہون
سپر کے پھول ہی کام آتے شمشیر کے پھل سے

گرا تہا دل مرا چاہ زنخدان مین تیرے لیکن
رسن ہاتھہ آگئی وس زلف کی تقدیر کے بل سے

دہکیلے ہوئے جاتا ہون سبو خم نہیم جرعہ مین
کہان ہجتی ہے سیری اپنی ساقی ایک بوتل سے

عذاب رنج فرقت سے عذاب وسکا فزون کیا ہو
کہ ہر روز قیامت کم شب ہجران کی ایک پل سے

تمہارے حسن کا افسانہ گر مشہور عالم ہو
چھپے وامق سی عذرا قیس سے لیلی دمن نل سے

گرایا خواب مین ترا تو کا تکیہ اوس پری رو کا
تو مین نے سر اوٹھایا چونک کر قالین مخمل سے

ہی پڑھتی گلستان کیطرح تیرا کتابی رخ
نہ پھر کیون خط تیرا افضل ہو شرح شیخ افضل سے

بڑھی ہے سیر ہی نالے جب مقابل آگئی بجلی
سیہ آنسو ہی نکلی جھڑی جب سحاب دل سے

تیرے وحشی کی آگے پانون انکی ٹک نہین سکتے
ہرن سنکے تیری پھر نکلجاتے ہین جنگل سے

نہ پوچھو ماجرا اک بحر خوبی کی محبت مین
ہمین طوفان خیز آنکھین ہین سی دریا کل سے

چمن مین کہتا ہے کشتون کے جنسنے داغ دیکھے ہین
یہان لالہ کا تختہ کیونکر آیا اونکے مقتل سے

تری وحدت کی گر مشرک نہون قائل نہون قائل
نظر آتے ہین مشبہ ایک سو چشم احول سے

گئے ہمراہ ایام جوانی سب مزے باقی

ہین وہ باتین نہ وہ راتین نہ وہ چرچے نہ وہ جلسے

یہ کس آشوب جان کی رہگذر ہے
کہ ہر نقش قدم اک چشم تر ہے

ہمارا حال اب نوع دگر ہے
ارے ظالم تجھے کچھ بھی خبر ہے

مجھے اشکون سے رسوائی کا ڈر ہے
مشل ہے گھر کے بھیدی سے خطر ہے

نہ کیون جامے سے ہو جاؤن باہر
کہ آج اوس بت کے آنے کی خبر ہے

حباب آسا ہے اپنا دم لبون پر
کوئی دم مین ادھر ہی یا ادھر ہے

وہان قشقہ ہی صندل کا جبین پر
یہان حسرت کے مارے درد سر ہے

جگر کو کر رہی ہے تیغ زخمی
نہین معلوم یہ کسکی نظر ہے

جناب میر کا پیرو ہون باقی
مرے شعر و سخن مین کیا اثر ہے

جوش گریہ سے زمانہ کی ہوا بدلی ہے
شرط اے دیدۂ تر ابر سے کیا بدلی ہے

جا ترحم کی ہی جا اتو عیادت کے لیئے
تیرے بیمار نے سنتا ہون کہ جا بدلی ہے

عشق گیسو کا سر ہو نہین انجام بخیر
اپنے سر پر یہ دلا تو نے بلا بدلی ہے

آنکھ وان نکلی یہان جان بھی نکلی اپنی
نگہ یار نہین بدلی قضا بدلی ہے

مے گلگون بھی گلشن بھی ہو تب ہے کچھ لطف
یار گلچہرہ ہی شیشہ سے ہوا بدلی ہے

نقد دل لیکے بدلتا ہے وہ ہو گیا تدبیر
میری تقدیر ہی اے یار خدا بدلی ہے

اوس جفا کار ستمگر کی محبت میں نے
پہلے سو مرتبہ جب شرط وفا بدلی ہے

گالیاں تجھے وہ نہیں دیتے ہیں بوسے وہ لب
ہو شفا دل کو مبارک وہ دوا بدلی ہے

قہر پر قہر ہے بدلے ہیں ادا وہ ہر کچھ تیور
اور ادہر چشم فسون ساز جدا بدلی ہے

دور ہی سے ہے نئے انداز سے لازم اے عشق
کیا گھٹا چھائی ہے کیا اچھی ہوا بدلی ہے

ایک گل میں بھی نہیں بوے وفا اے باقی
ان دنوں گلشن عالم کی ہوا بدلی ہے

کیا زبون حال دل رنجور ہے
داغ دل میں داغ میں ناسور ہے

وار ابرو کا سہے سینہ مرا
دل کا چھالا دانۂ انگور ہے

عشق کا رشتہ گیسو کی طرح
[illegible] نشتر [illegible]

واسطے زخم دل [illegible] کے
درد میری مرہم کافور ہے

[illegible]
قدر مردم میں میری منظور ہے

جب [illegible] خیال [illegible] یار
خانۂ دل نور سے معمور ہے

گر ہوا زلف سے شام ہرات
صاف گردن صبح نیشاپور ہے

آئینہ منہ تو دیکھو بزم میں
روبرو [illegible] کیا [illegible] ہے

مست اک مطرب پسر نے کر دیا	کاسہ ہے کاسۂ طنبور رہے
باعث جوہر ہوا یہ امتیاز	ورنہ جو پتھر ہے سو بلور رہے

ہندوالوں سے نکر باقی غرور
تو ابھی ناداں ہے دہلی دور ہے

کھینچتے ہیں مرا وحشت میں داماں کانٹے	ہیں جہاں ہائی جنوں تا بہ گریباں کانٹے
خط نہ کیوں سبز ہو تمہارے رخ گلرنگ کے گرد	باغباں بوتے ہیں اطراف گلستاں کانٹے
آبلوں کو مرے تلووں کے نہیں بس چبھتے	فی المثل چاہیں جو کئی لاکھ بیاباں کانٹے
جوش سودا ہے مجھے نشتر فصاد ہیں یہ	درد وحشت کے لیے ہو گئے درماں کانٹے
تیری ابرو بھی گڑھتی ہے جگر میں ناخن	کیا چبھوتی ہے فقط دل ہی میں مژگاں کانٹے
تا سحر نیند کسے آتی ہے واں گل کے بغیر	میرے بستر پہ بچھے ہیں شب ہجراں کانٹے
اوسکے مژگاں کا تصور نکر اے دل زنہار	کیوں تو بوتا ہے اپنے لئے ناداں کانٹے
کبھی صحرا میں جو بھولے سے نکل جاتا ہوں	پا خراشی کا مرے کرتے ہیں ساماں کانٹے
اے دل تشنہ جو جانا تو سمجھ کر جانا	خط نہیں ہیں یہ لب چاہ زنخداں کانٹے
فیض سے اپنے قدم کے ہے گلستاں میں بہار	ہیں گل کی طرح سرخ نمایاں کانٹے
تیرے گالوں کے ہیں گلشن میں اگر گل تو آج	میرے چھالوں کے ہیں صحرا میں ثناخواں کانٹے

پانون مین چہتی نہین نجد مین لیلے قسم
خوب معلوم ہی پانون کی حقیقت اونکو

سر مجنون کے کیا کرتے ہین احسان کانٹے
ہوگئے ہین میرے چہالون کے زبان دان کانٹے

پانون رکہنے سے مین اصلا نہین ڈرتا باقی
سخت جانی سے میرے ہوگئے حیران کانٹے

یا رتیرا ہی رہے غم باقی
یاس کی جا ہے تیری دوزخ مین
یاد کاکل کی ہی ایسی دل سے
دیکہہ لے پیر اجل ہے نزدیک
یک بیک خط نکل آیا نہ رہا

دم مین جبتک ہے میرے دم باقی
جام باقی ہے نہ ہے جم باقی
سانپ کاٹے تو رہے سم باقی
ہوش رکہہ دن ہی بہت کم باقی
یار کے حسن کا عالم باقی

یادگاری کو ہے باقی نامہ
لاکہہ باقی نہ رہین ہم باقی

جلوہ خلاق اکبر دیکہیے
پہر ہے میرے قتل کو ترچہی نظر
خاک کو میرے بگولے لے اوڑا
ماہ نو جہکتا ہی مجہ کے لیے

کیا بتون کا حسن تہہر دیکہیے
دیکہیے اے بندہ پرور دیکہیے
بعد مردن بہی ہے چکر دیکہیے
مہربان نیچے سے اوپر دیکہیے

تیر مژگان سے بہت کیسلے شکار
تیغ ابرو کے بہی جوہر دیکھیے

کیا لب دلجہ ہے کیا تقریر ہے
کیا زبان چلتی ہے فرفر دیکھیے

غیب دانی ہو تو کچہ معلوم ہو
وہ دہن پنہان ہے کیونکر دیکھیے

اور بہی دشنام سنئے چھیڑ کر
لذت قند مکرر دیکھیے

خاک پتھر ہے خدا کا نام ہے
دیر و کعبہ کے بہی اندر دیکھیے

سرو بالا ہے کہ قد یار ہے
کہکے دونون کو برابر دیکھیے

آرزو دل مین نہ کیجئے قتل کی
دل مین جو کچہ آئے وہ کر دیکھیے

عود دیکھے ہو اگر مشک ختن
باقی گیسوے معنبر دیکھیے

کیا کہون کیا حصول ہستی ہے
روح قید بلا مین پستی ہے

زرد روئی سے زعفران ہون مین
خلق ہستی پہ میرے ہنستی ہے

نہین جس دل مین داغ عشق تبان
بخدا بے چراغ بستی ہے

جہکتے ہین جو نجیب ہوتے ہین
سچ ہے تیغ اصیل کستی ہے

یاد اوس کاکل پریشان کی
رات بہر بنکے سانپ ڈستی ہے

مست و مجذوب مین نہین کچہ فرق
مے پرستی خدا پرستی ہے

ایک بوتل تو لے کے آ ساقی	جان ہجر اردن کی ترستی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائے گلشن مین	دھیمی دھیمی گھٹا برستی ہے
دودِ دل سے ہے رو سیاہ فلک	آہ گردون کا منہ جھلستی ہے

نیستی کا مزا نہین ملتا
باقی جبتک کہ اپنی ہستی ہے

وہ بُت ہے در خورمی بانہ ہے	ہر اک کام اپنا خدا ساز ہے
نہین کوئی فرقت مین اپنا رفیق	مگر ایک نالہ تو دمساز ہے
سُنے میرے نالے نہ پوچھے کبھی	کہ یہہ کون ہے کسکی آواز ہے
نگاہون مین کرتے ہو جادوگری	تیری چشمِ فتّان فسون ساز ہے
زبان منہ مین جلتی ہے مانندِ شمع	کہون کس طرح عشق کا راز ہے
مین مجبورِ الفت وہ مغرورِ حُسن	ادہر سے نیاز اور ادہر ناز ہے
اذیّت ہی پائی خدا کی قسم	بُتون کا مجھے عشق ناساز ہے
وہ مردم سے کرتے ہین چشمک زنی	یہہ سب دل چُرانے کا انداز ہے
صدا قُم کی آتی ہے پازیب سے	مسیحا کا ٹھوکرین اعجاز ہے
وہ بُوٹا سا قد ہے ترا دلپذیر	خجل جس سے سروِ سرافراز ہے

جفا کرکے دل کو نہ میرے دکھا
کہ باقی ترا ایک جان باز ہے

سب سمجھتے اور ہیں حالت ہماری اور ہے — اور ہماری ہے کچھ بیمار داری اور ہے
عالم ہستی میں کیا دم لے بشر اے ہمدمو — آگے اس رہ کی منزل اس سے بھاری اور ہے
دیکھیں کیا صورت ہو اظہار صفا میں پیش یار — آج آئینے کی پھر کچھ روبکاری اور ہے
زخم ظاہر پہ نگاہ ہم تو اس سے فائدہ — پہلوے دل میں نہاں اک زخم کاری اور ہے
تیرے متعاقب چلی آتی ہے گلشن میں خزان — دو ہی دن میں رنگ ابر بہاری اور ہے
موتیا کی گر نہیں اچھی تو جانے دو نہ لو — ہیں نئے چھینٹے کی شراب آگل اناری اور ہے

اک غزل انداز پر ناسخ کے ای باقی لکھو
قافیہ اچھے ہیں گر مخفی تمہاری اور ہے

شکل حور اور ہے صورت تمہاری اور ہے — خاک نسبت دون کہ نوری و ناری اور ہے
ہو ڈی نکسیر اس سے اور اوس سے معطر ہو دماغ — عنبر ناف اور ہے مشک تتاری اور ہے
بزم میں اسکی جگہہ ہر دل میں ہے اوسکی جگہہ — پنج شاخہ اور ہے دست نگاری اور ہے
اوس میں سرخی و سیاہی ہے یہ ہے یکسر سفید — چشم بادام اور ہے چشم خماری اور ہے
آب دریا اسمیں ہے اور اسمیں ہے خوناب دل — بارش ابر اور میری اشکباری اور ہے

کوہکن نے سل پہ لکھی دلربا نے شکلِ یار
اوسکی صنعت اور ہیری دستکاری اور ہے

دیکھنے کی ہے فقط وہ سے یہ اپنے ہاتھ مین
کہکشان اور اوسکے دامن کی کناری اور ہے

مہر سے ذرّہ ہوا اے باقیؔ مقابل کس طرح
شاعری ہو اور ناسخ کی تمہاری اور ہے

ہم شمع رخون کا کبھی شکوا نہین کرتے
پروانہ صفت جلتے ہین پروا نہین کرتے

کیون آئینۂ دل کو مصفّا نہین کرتے
کیون یار کو اپنے ہی مین دیکھا نہین کرتے

خاطرشکنی اہلِ وفا کی نہین اچھی
وہ ہمکو برا کہتے ہین اچھا نہین کرتے

دنیا ہی کی تشویش مین رہتا ہے شب و روز
انسان کو کچھ اسواسطے پیدا نہین کرتے

قربان تو مین ہونے کے لیئے بس کھڑا ہون
کیون تیر کا آپ اپنے نشانا نہین کرتے

بھرتا ہے کوئی نالہ تو کرتا ہے کوئی آہ
عاشق غمِ معشوق مین کیا کیا نہین کرتے

اک نور کا بکتا ہے ترا حسن جہان سوز
موسیٰ سے دیدار کا دعوا نہین کرتے

طاق خم ابروے صنم پیش نظر ہے
ہم سے کعبہ مین بھی سجدا نہین کرتے

ہر چند کہ جاتے ہین بہت دور سیہ نالے
فریاد کہ کچھ کام ہمارا نہین کرتے

روز تو مجھ سے کومین جاتا ہون و لیکن
تو کون ہے یہ کبھی بھی پوچھا نہین کرتے

باقیؔ ہوا اے جان تمہارے لیئے فانی

یاد اسکی کبھی کرتے ہو تم یا نہین کرتے

نزاکت سے جو تیور اوس بُت مغرور کے بدلے
کئی رنگ ایکدم مین اس دل رنجور کے بدلے

صنم کا نور دیکھا ہے خدا کے نور کے بدلے
ہوا ہے داغ دل روشن چراغ طور کے بدلے

جو دیکھین گے ترے حسن جہان آرا کو محشر مین
بہشتی لوگ مانگین گے تجھی کو حور کے بدلے

انا المحبوب ہو جائے انا الحق وِرد لب ہر دم
چڑہائین دار پر مجھکو اگر منصور کے بدلے

بجا ہے بو لئے گرد اربست تاک سینے کو
دل پر آبلہ ہے خوشۂ انگور کے بدلے

لب لعل شکر خا مین بھرا ہے شہد جنت کا
ملاق پایا ہے شان خدا زنبور کے بدلے

رخ و کاکل پہ مرتا ہون مری تکفین کو یارو
گلاب و مشک لانا سدرہ کافور کے بدلے

لب شیرین نگاہون مین ہے اک تنگ شکر گویا
ہجوم خط ہے گرداگرد فوج مور کے بدلے

ہو مے پینے سے مطلب کچھ تکلف کی نہین خواہش
سفالین جام ہی دے ساغر بلور کے بدلے

گرانجانی جو ہی باقی تبان دہر کے غم مین
بغل مین ایک سل ہے اس دل رنجور کے بدلے

مخمس بر غزل ظفر شاہ

تمکو اندیشۂ انجام نہین تم جانو
ہم کبھی ہونے کے بدنام نہین تم جانو
کہہ چکے ہم یہ کچھ الزام نہین تم جانو
جاؤ اوس بن اگر آرام نہین تم جانو
حضرت دل ہمین کچھ کام نہین تم جانو

دیدۂ دل مین تمہارے نہین غیرت کا گذر
ہم کو چہپانکی سی مطلب نہین کچہہ تم ہو مگر
آنکھین ہم سے لڑایا نہ کرو آٹھہ پہر
چڑہتے نظرون مین لگ جاے کسیکی نہ نظر

بیٹہنا خوب لب بام نہین تم جانو

لیکے آئے تو ہو پیغام مسرت مشحون
روشناسی نہین کچہہ ا ونکو لکہون کیا مضمون
کشش دل کے سبب دائرۂ فکر مین ہون
قاصدو مین نکرون منع نہ تمکو بہیجون

مجہسے اوس سے خط و پیغام نہین تم جانو

تم بتاؤ یہ کہ لے جان ہی تمہین کیا منظور
لو جو لینا ہو کہ مجہکو تو ہے دینا منظور
صاف کہدو کہ ہے منظور نہین یا منظور
دل تو موجود ہے کرتا ہی جو سودا منظور

گرہ زلف مین گر دام نہین تم جانو

جو جفا چاہے کرو ہمپہ جناب عالی
بدزبانی سے نہین بات تمہاری خالی
ہم تو عاشق ہین ہمارا نہین کوئی والی
طلب بوسہ پہ کہتے ہو کہ دینگے گالی

بات تو قابل دشنام نہین تم جانو

مرد عاشق جانباز سے کہنا ساقی
دلربا ہو جوان انداز سے کہنا ساقی
ہی غضب ترخی آواز سے کہنا ساقی
قتل کرتا ہے تیرا ناز سے کہنا ساقی

کوئی پیتے ہو تو لو جام نہین تم جانو

ان لوبانی کے کہنے کو نہ سمجھو نادان
پہنچے لو رشتۂ زنار مین پہنسنے ہو کہان
باقی رہنے کا نہین مذہب و دین و ایمان
تم مسلمان ہو ظفر خوب نہین عشق بتان

اور اگر یہہ ہے تو اسلام نہین تم جانو

سلام باقی

مجرائی بیان شہ کے ہے خونین کفنی کا
عالم مین ہے شہرا مری رنگین سخنی کا

اشک اپنے کہین سرخ ہین یا دشہد امین
پھیکا ہے بہت رنگ عقیق یمنی کا

ق
شہ کہتے تھے مین صف شکنی سے نہین ڈرتا
بازو مین مرے زور ہے خیبر شکنی کا

زہرا کا کلیجہ ہون دل شیر خدا ہون
سید ہون نواسا ہون رسول مدنی کا

برکت کے فرشتون کے بھی گر پڑتے جو ہوتے
کیا وصف لکھون شاہ کی مین تیغ زنی کا

کنگن کے عوض باندھی تھی ہاتھون نین حسن خفیف
کیا حال بنایا تھا صدا افسوس بنی کا

بے گور و کفن مردے تھے لب تشنہ تھی زندے
کیا ذکر کرون ہائے غریب الوطنی کا

اکبر کو جو دیکھا وہین چلا اٹھے کفار
ہو لیس ابھی عزم ہو ناوک فگنی کا

باقی یہ سلام اچھا جگر دوز لکھا ہے
عالم مرے خامے مین ہے بھالے کی انی کا

مجرائی تن سے جو سر شاہ ہدا کا اترا
بیٹتا سر کو فلک پر سے مسیحا اترا

شاہ کا سر نہین نیزے پہ چھا دیندار و
مہر محشر ہے سوا نیزے پہ گویا اترا

کیا محبت تھی کہ شبیر نے کو منھ سے تھاما | تیغ سے جبکہ علمدار کا شانا اوترا
حوری دینی او سے حوران جنان تھین ہو جو | علی اصغر کے لئے عرش سے جھولا اوترا
آب خنجر کے سوا اور نہ کافر نے دیا | حلق مین شہ کے نہ اک پانی کا قطرا اوترا
واہ کیا خوب ہی کی شامیون نے مہمانی | آگے گھر مین جو پیمبر کا نواسا اوترا
صبر ایسے کہتے ہین برباد ہوا سب کنبہ | پر نہ سلطان امم کا کبھی چہرا اوترا
ق
ہوئی قاسم کی شہادت تو پکار اوٹھی خلق | ہائے کل ہی تو انگشت کا دولھا اوترا
ایک ہی شب مین خدا نے کیا جوڑا کو جدا | پہنا رنڈسالہ دولھن نے تو وہ جوڑا اوترا
شمر نے جب عزم کیا تیغ زنی کا اوس دم | ہاتھ کو تھامے ہی ہر ایک فرشتا اوترا

اونکی تعریف مین کس سے کرون اے باقی
شان مین جنکے ہی قرآن خدا کا اوترا

تشنہ لب حیدر کا نواسا مصطفے کا ہو گیا | مجرئی پر شور اس حسرت سے دریا ہو گیا
سو ستو جب خشک لب حیدر کا گنبا ہو گیا | پانی پانی غم سے زہرا کا کلیجا ہو گیا
کیا علی کی صورت نہ دیکھی زینب مضطر نے | پردہ بے پردگی آنکھون کا پردا ہو گیا
کیا زہرا کا سوار زیر زمین حیدر کا نہان گیا | چھپ گیا خورشید دنیا مین اندھیرا ہو گیا
اے فلک خون شہیدان ہی نہین رنگ شفق | جو ستم تو نے کیا پنہان سو پیدا ہو گیا

کیا گری ایذا اوٹھائی قید مین سجاد نے — حلقۂ زنجیر بھی ماتم کا حلقہ ہو گیا

کیسے ماتم مین کیا تو نے یہ جامہ نیلگون — کیون فلک تیری قبا کا رنگ نیلا ہو گیا

پانوٴن مین زنجیر جب سجاد کے ڈالی گئی — غل اوٹھا ایسا کہ زندان مین حشر برپا ہو گیا

کیا لکھون خانہ خرابی خاندان شاہ کی — زندہ جیتے گھر ہو گیا جیتے جی مردا ہو گیا

گھر لٹا خیمے جلے شہ مر گیا بیٹے گئے — قید خانے مین پڑی بانو پہ کیا کیا ہو گیا

ایک یوسف کی طرح سجاد زندان مین رہا
خلد کو سب قافلہ باقی روانا ہو گیا

مجرئی جب نوحہ گر وقت بیان رونے لگا — تب عزادار رو کے ماتم سے جہان رونے لگا

قاصد صغرا جو آیا بھائی کی لینے خبر — دیکھکر سجاد کا طوق گران رونے لگا

بے زبانی سے وہ بے آبی کا کیا کرتا بیان — ہائے رے اصغر کی جب سوکھی زبان رونے لگا

روح بھی خیر النسا کی روتی تھی زیر زمین — جب حسین ابن علی کا جان جان رونے لگا

عالم رویا مین اشک افشان رسول اللہ تھے — باغیون نے باغ لوٹا باغبان رونے لگا

بارش ابر سیہ سمجھو نہ اسکو مومنو — ماتم شاہ امم مین آسمان رونے لگا

تشنہ کہتے تھے سب اہل حرم تھی زار زار
ایک یوسف خوش تھا باقی کاروان رونے لگا

مجرائی کوئی غم نہین اس غم سے زیادہ — ماتم نہین دنیا مین محرم سے زیادہ
خون برسا کئی روز تک افلاک سی شاید — افلاک کی بھی روئے بنی آدم سے زیادہ
ملعون سے بیعت کہو کس طور یہ کرتے — یہ بات تھی شبیر کے لیے سم سی زیادہ
جب کاٹ کے سر شاہ کا نیزے پہ چڑہایا ق — اور گیسو بھی برہم ہوئے پرچم سی زیادہ
خورشید قیامت ہوا اک نیزہ پہ برپا — عالم ہوا پھر حشر کے عالم سے زیادہ
پانی نہ پلا ساقی کوثر کے پسر کو — خون روئین نہ کیون دیدۂ پرنم سی زیادہ
جب ہاشمیون نے کہا دو حکم کرین قتل ق — ہر چند کہ اعدا ہین بہت ہم سی زیادہ
شہ بولے کہ تسلیم و رضا ہی مجھے منظور — ہے پاس خدا پاس نہین غم سی زیادہ
ہان صدر نشین روضۂ رضوان کے وہی ہین — جو سینہ زنی کرتے ہین اس غم سی زیادہ

یاد آئی جو گلگون کفنی بے کفنون کی
اشک آنکھون سے بہنے لگے شبنم سی زیادہ

مجرئی کرتے تھے کفار جفا کیا کیا کچھ — شہ کو منظور تھی پر صبر و رضا کیا کیا کچھ
مارا ملعونون کو اور خود مع فرزند مرے — حر نے دکھلائی انھین مہر و وفا کیا کیا کچھ
خنجر و تیر و سنان تیغ یہ سب چلتے تھے — کرتی تھی قتل کے سامان قضا کیا کیا کچھ
گھر لٹا آگ لگی قید ہوئے جان گئی — تیرے ہاتھون سے فلک ادنیہ ہوا کیا کیا کچھ

یکقلم کوفیون نے شہ سے کیا مکر و فریب ‌‌ ‌ ‌ خط مین مضمون لکھے بہر دغا کیا کیا کچھ
یہ بہتر وہ ہزارون نہ تھی نسبت بالکل ‌ ‌ ‌ ‌ کشت و خون تو بھی ہوا روز وغا کیا کیا کچھ
اب تک اس غم مین کیا کرتے ہین اہل جہان ‌ ‌ ‌ ‌ ماتم و سینہ زنی آہ و بکا کیا کیا کچھ
کٹ گئے ہاتھ تو شکیزے کو منھ سے تھاما ‌ ‌ ‌ ‌ کرکے عباس نے حق ادنکے ادا کیا کیا کچھ
حیف منھ ڈھانپے بھی اہل حرم کو نہ دیا ‌ ‌ ‌ ‌ منتین کرتی رہین بہر ردا کیا کیا کچھ
لب دریا نہ دیا تشنہ لبون کو پانی ‌ ‌ ‌ ‌ کیا کہون ظلم کئے اسکے سوا کیا کیا کچھ
حمد حق نعت نبی یاد علی کر کر کے ‌ ‌ ‌ ‌ سر کھلے مانگتی زینب تھی دعا کیا کیا کچھ

قرۃ العین نبی اور علی کو باقی
دیکھو دکھلاتا ہے آنکھونسے خدا کیا کیا کچھ

مجرئی میری چشم تر کو دیکھ ‌ ‌ ‌ ‌ غم حسنین کے اثر کو دیکھ
اے فلک کیا ہی کی جفا تو نے ‌ ‌ ‌ ‌ ان کو دیکھ اور اس سفر کو دیکھ
آج تک ہے شفق فلک پہ نمود ‌ ‌ ‌ ‌ خون حسنین کے اثر کو دیکھ
کھینچ کر تیغ شہ نے فرمایا ‌ ‌ ‌ ‌ دیکھ میرے دل و جگر کو دیکھ

میرا چھوٹا سلام سن باقی
اس معانی مختصر کو دیکھ

سلامی یا تم شہ کا بیان ہو — عزا ہو گریہ ہو آہ و فغان ہو

زمین تھرائی جب بانو پکاری — کہ اے صغرا مرے بٹیا کہان ہو

نواسا اوسکا تڑپے دہوپ مین ہاے — سحاب اے چرخ جسکا سایبان ہو

پدر ساقی کوثر جسکا ہو ہاے — نہ اک قطرہ سے اوسکی تر زبان ہو

شہادت اوسکی ہو جسکی شفاعت — ہمارا سود ہو اوسکا زیان ہو

یہی صغرا نے لکھا خط مین بابا — ق — کہ مجھسے دور ہو بے خانمان ہو

کچھ اسکا غم نہین مجکو ہے لیکن — خدا حافظ تمہارا ہو جہان ہو

اندھیرا کیون نہو اے چرخ جسدم — زمین مین چاند زہرا کا نہان ہو

نہ پوچھ اونکی شہادت کا کچھ احوال — شفق جنکی شہادت پر عیان ہو

کئے کیا کیا ستم کس کس پہ تونے — نہ کیون تو روسیاہ اے آسمان ہو

ہویدا آسمان دشوار گر اونچا — عزادارونکی آہون کا دہوان ہو

ہوئی مجہ سخن عابد سے بانو — ق — کہ تم بٹیا نشان خاندان ہو

تمھین مین قید سے کیونکر چہڑاؤن — کہ تم بیمار و زار و ناتوان ہو

نہ کیون باقی رہو گے تم جہان مین
کہ مداح امام انس و جان ہو

سلامی کربلا سے اور مین ہون — غم و کرب و بلا ہے اور مین ہون
غم شبیر سے ہوگی شفاعت — عزا دار و عزا ہے اور مین ہون
کہا شہ نے نہین کوئی رفیق اب — فقط ذات خدا ہے اور مین ہون
دیا ہے اپنا سر مین نے خوشی سے — قضا ہے یا رضا ہے اور مین ہون
جو کچھ وعدہ کیا پورا کرونگا — یہ خنجر ہے گلا ہے اور مین ہون
کہا بانو نے کفار رو نہ ہو تو — ق یہان کیا ہے بکا ہے اور مین ہون

شہ آؤ خیمۂ اہل حرم مین
سکینہ بے ردا ہے اور مین ہون

حضرتی اہل حرم کہتے تھے اکبر تیری — شکل بھی دیکھنے پائی نہین مادر تیری
خواب مین آ کے کہا شاہ سے آنحضرت نے — آج اس جا پہ شہادت ہے مقرر تیری
صبر کر پیاس سے گھبرا نہ چلا آ بیٹا — یاد کرتے ہین بہت ساقی کوثر تیری
شہ جو تنہائی سے گھبرائے تو آواز آئی — فاطمہ ماں بھی تو حاضر ہے کھلے سر تیری
کہا زینب نے کہ بیٹون کا نہین غم مجکو — ایک حسرت رہی دنیا مین برادر تیری
کوفیون کو نہین معلوم ہے شاید یہ جان — ناز برداری جو کرتے تھے پیمبر تیری
کہا زینب نے کہ تقصیر ہے کیا بھائی حسین — لاش کیون لوٹتے ہین کس واسطے گھر گھر تیری

واہ رے صبر تری الفت کی قسم کھاتا ہون
ایک ہی بات رہی تا دم آخر تیری

کہا بانو نے سکینہ سے نہ رو اے بیٹی
حق تو ستار ہے گو چھن گئی چادر تیری

کہا صغرا نے یہ بانو سے کہ سب جاتے ہین
اک مدینے مین اکیلی رہی دختر تیری

ننھی بچی پہ کوئی ایسی جفا کرتا ہے
غم اکبر ہے شہادت علی اصغر تیری

سلامی کیون نہو پھر آسمان زمین کے تلے
گڑے حسین کا جب خاندان زمین کے تلے

یہ کہکے روتی تھی بانو فراق اصغر مین
مین تجکو ڈھونڈھونگی بیٹا کہان زمین کے تلے

جگہ تھی تیری جو آغوش مین مری کل تک
سو آج تجھکو ملا ہے مکان زمین کے تلے

یہی ہے رنج کہ پھر کسطرح سے تر ہوگی
تری وہ ننھی سی سوکھی زبان زمین کے تلے

یہ چیتے جی ہوئی آل رسول پر تکلیف
کہ مرکے بول اوٹھے الامان زمین کے تلے

جہان کی خاک کو ہو کیون نہ فخر گردون پر
حسین ابن علی ہون جہان زمین کے تلے

یہ سرخ ہے علامت خون اور زرد علامت زہر
نہین ہے لعل و زمرد کی کان زمین کے تلے

نظر سے دیکھکے یون کربلا کو بولے رسول
مرا حسین گڑے گا یہان زمین کے تلے

ملے جو خاک مین روز غدیر اوسکے رفیق
اونھین کو ملگئی راہ جنان زمین کے تلے

جہان سیاہ اگر ہو گیا تو کیا ہے عجب
ہوا ہے مہر نبوت نہان زمین کے تلے

غم حسین مین باقی ہی کیا تہ و بالا
زمین فلک تلے ہی اور آسمان زیر مین تو

مجرئی پڑھتی ہی سلام ایسے رولانے والے — کہ بھرون نالے ابھی عرش ہلانے والے
صلح کے ہوتے تھے پیغام تو شہ کہتی تہو — ہم نہین جنگ سے منہ پھیر کے جانے والے
یاد عباس مین کہتی تھی سکینہ ہر دم — اب کہان ہین مرے پانی کے پلانے والے
آگ دی خیمون کو کیا کہتی شرارت انکی — جلین دوزخ مین یہ مردود جلانے والے
شانون مین درد ہوا شہ کے یہ مردے دہوے — نہین ملتے تھے جنازونکے اوٹھانے والے
ہو کے تیار چلے جنگ کو جس دم اکبر — دم رخصت کہا اب ہم نہین آنے والے
فرط مایوسی سے سجاد یہ فرماتے تھے — ہین کہان قید سے اب مجکو چھڑانے والے
بانو کہتی تھی نہ حیدر ہین نہ بی بی زہرا — اوٹھ گئے ہاے مرے رنج اوٹھانے والے
لکھکے خط کوفیو بلوائین عجب حیرت ہے — یون عداوت کرین دعوت مین بلانے والے
باپ تھے شیر خدا ساقی کوثر جنکے — ق نانا تھے ہادی دین راہ بتانے والے
راہ مین لوٹتے ہین انکو غضب کرتے ہین — پانی دیتے نہین کافر یہ ستانے والے
خلق کہتی تھی قیامت ہے اب آنیوالی — شاہ کے سر کو ہین نیزے پہ چڑھانے والے
بانو رو رو کے رولاتی تھی یہ فرماتی تھی — میرے اصغر ہین کہان ہنس کے ہنسانے والے

غم سبطین سے تاحشر جہان مین باقی
اب تک اس رنج مین ہین سیارے نماز والے

پڑھو دیندارو سلام ایسی ادا سے پہلے
کہ اٹھے شور و بکا بزم عزا سے پہلے

پھر دیا داد شجاعت مین سر اپنا بخوشی
مانگا امت کی شفاعت کو خدا سے پہلے

علی اصغر کی شہادت ہی غم اکبر ہے
کوئی دشمن نہ مرے باپ چچا سے پہلے

حر نے دی داد شجاعت کی یہانتک گویا
مر چکا تھا وہ محبت مین قضا سے پہلے

آج آغوش لحد مین ہو قضا کے ہاتھون
وہ کشش نانا یہ جو رہتے تھے نوا سے پہلے

کربلا کی یہ بلا دیکھکے زینب نے کہا
مین مرون کاش زمانہ مین بلا سے پہلے

کس قدر خون مین بھرے ہوئے گھر قاسم کے
ہائے وہ ہاتھ جو رنگین ہوئے حنا سے پہلے

قید مین عابد بیمار یہ فرماتے تھے
زہر سے کاش کوئی پیتا دوا سے پہلے

پہلے دوزخ مین بلا شبہ وہی جائیگا
جو لڑا ہوگا بعین شاہ ہدا سے پہلے

حشر تک زندہ جاوید وہی باقی ہین
طالب ملک بقا تھے جو فنا سے پہلے

سلامی رنگ شفق یون نہین فلک پر ہے
یہ خون آل شہنشاہ دین فلک پر ہے

غم حسین مین ہے کچھ عجب ستہ ویالا
فلک زمین کے تلے ہے زمین فلک پر ہے

رسول ایک نہین بیقرار زیر زمین — مسیح گریہ کنان چار مین فلک پر ہے
نہین یہ ہالہ کہ جسنے گرد حلقۂ ماتم — نہین ہے یہ کوئی ماتم نشین فلک تک ہے
اثر [illegible] کی آہ و زاری سے زمین تا بہ — یہ شور نالۂ حوران عین فلک تک ہے
نہین ہے برق درخشان غم حسین مین [illegible] — شرار آہ دل آتشین فلک پر ہے
ہوا ہے حشر شہادت کے دن کربلا تک جب — امان پکارتا روح الامین فلک تک ہے
ہیں سب وہ اپنی رضا سے نشانۂ آفات — وگرنہ اونکی کمان کا کمین فلک پر ہے

حسین ابن علی کا جو مدح خوان ہمین
مرے سلام کی باقی زمین فلک تک ہے

مجرئی جاگ کہ شب گذری قیامت آئی — صور نالے کا پھونکا صبح شہادت آئی
خط پہ خط لکھکے بلایا تھا دغا کرنے کو — تھی عداوت کیلئے کوفے سے عورت آئی
سو سنو یار وفادار سے کہتے ہین — حر کو بیٹے کی بھی اپنی نہ محبت آئی
باز آیا نہ مصاف شہ والا سے یزید — سر جھکو کے بھی تو کچھ اوسکو نہ غیرت آئی
کون آتا تھا غریبون کی خبر لینے کو — موت بھی آئی تو واللہ بہشت آئی
نہر پر قبضہ کیا گھیر لیا خیمون کو — کچھ نبی زادون کی اسکو نہ عزت آئی
اور تشہیر کیا کرکے سوار ناقہ — شان مین جنکی ہے تطہیر کی آیت آئی

حاکم رے نے کیا دیدہ و دانستہ فریب
دین کو چھوڑ دیا ہاتھہ جو دولت آئی

کون بیماری مین سجاد کے پاس آتا تھا
ایک حسرت تو فقط بہر عیادت آئی

کوئی گھر مین کوئی زندان مین کوئی مقتل مین
کنبہ کے کنبہ پہ شبیر کے آفت آئی

جب دوا پیتے تھے سجاد یہ فرماتے تھے
قید خانے سے نکلنے کی نہ حکمت آئی

بولی زینب یہ مدینہ کو پہر آکر سب سے
ساری کنبے کو لٹا کر مین سلامت آئی

بھانجے بیٹے بھتیجے گئے جب سب مارے
تب تو خود شاہ کی میدان مین نوبت آئی

دم لبون پر تھا غش آتا تھا نہ باقی تھے حواس
بانو جب بیٹے کے آگے دم رخصت آئی

کلام متفرق

اس قسم کا بہت سا عمدہ کلام ضائع ہوگیا

غزل کہ بطور ریویو نظم اخبار بوقت تشریف فرمائی منشی دوارکا پرشاد افق در بلدۂ مینو سواد حیدر آباد تصنیف شدہ بود

کب نظم اخبار کے ورق ہین
ہوتی سے بھرے ہوئے طبق ہین

کم گوے و گزیدہ گو تو ہون گے
پر گو سنجیدہ گو افق ہین

واللہ کہ آج شاعرون مین
ناسخ ہین وزیر ہین قلق ہین

آج اونکی سخن کی خوبیون پر
سب اہل زمانہ متفق ہین

ہین گرم کلام صورت برق
انکی تحریر سے سخن گو
الفاظ سلیس ہین تو کیا ہے
ہر بیت مین ہین نصیحت و پند
کیا صبح کی وہ بہار دیکھین
کیا لطف بہار شام سمجھین
ہیبات کی نظم دیکھکر سحر
گرما کے کلام برق پڑھکر

گویا آتش کے ہم سبق ہین
ہمصورت خانہ سینہ شق ہین
مضمون باریک ہین ادق ہین
ہر بات مین رہنماے حق ہین
جیسے روشن دلون کے فق ہین
خونین دل صورت شفق ہین
پانی پانی عرق عرق ہین
جلتے ہین حسد سے محترق ہین

جتنی ہوئی قدر اونکی باقی
وہ اس سے زیادہ مستحق ہین

قطعات تاریخ

تاریخ از مصنف

جمع ہوکر جو بہم طبع ہوئین
طبع کا سال قلم نے لکھا

بندۂ زار و حزین کی غزلین
باقیِ عجز گزین کی غزلین
۱۳۱۶ھ

تاریخ طبع از جناب راجہ سری پرشاد بہادر برادر زادہ جناب مصنف ممدوح

چھپا دیوان اردو جو عمو جی قبلہ کا
جو تھی خواہش قلم کو سال تقریب اشاعت کی

تعشق جسکو دیوان وزیر لکھنوی پر ہے
سری پرشاد نے لکھا کہ دیوان خوب بہتر ہے
۱۳۰۷ھ

۱۹۲۱

تاریخ طبع زاد جناب رامی کشن لال صاحب نبیرۂ داماد جناب مصنف ممدوح

چھپا جو یہ بے نظیر دیوان پسند و مطبوع سخندان
کلام کے سب جو ہوئے ثناخوان سرا کے بیچے ثنا ہی باقی

سرِ الم کاٹ کر قلم سے لکھو کشن لال سال ہجری
فصیح و عمدہ سلیس و دلجو نفیس و دلکش انتخاب باقی

تاریخ طبع زاد صاحب تصانیف کثیرہ جناب منشی رام سہائے صاحب تمنا کایستھ سکسینہ کلرک دفتر صاحب انسپکٹر بہادر مدارس اضلاع اودھ و روہیلکھنڈ و کمایون و سب اڈیٹر اخبار سررشتۂ تعلیم اودھ ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ



باقی نکتہ دان کا یہ دیوان ہوا جو طبع
ہر شعر سے تجلی ہوا مصرع ہلال کا

تاریخ مین نے بے سر اندیشہ کی رقم
اردو کلام باقی آتش مقال کا

ایضاً

منطبع جب ہوا دیوانِ لقا ہے باقی
ہفت اقلیم مین روشن ہوا نام اردو

مصرعِ سال کیا کلکِ تمنا نے رقم
باقی سحر کرامت کا کلام اردو

ایضاً

طبع کس خوبی سے یہ دیوان اردو ہو گیا
مشتہر ہے نام ہر سو باقی فیاض کا

اے تمنا ہو جو تجکو فکر تاریخ شیوع
کر رقم دیوان اردو باقی فیاض کا

تاریخ طبع زاد جناب منشی بابو پرشاد صاحب نیسان برادر تمنا و آفق

چھپا جو یہ بے نظیر دیوان پسند دہر نفیس اوان
ہوئے کل آفاق کے سخندان وظیفہ خوان ثنا ہی باقی

کہا یہ ہاتف نے شاد ہو کر لکھو تو تاریخ طبع نیسان
نفیس و دلکش مفید و بہتر کلام نظم لقا ہی باقی

۱۳۰۷ھ

تاریخ طبع از منشی ونیت رائے متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکھ رائے خیرآبادی ثم لکھنوی
سلطانی متخلص بہ مقبول ساکن محلہ نوبستہ واقع شہر لکھنؤ مختار سرکار فیض آثار
نواب حمید الدولہ عضد الملک میرزا محمد حسین خان بہادر اسد جنگ در صنعت زبر و بینات

چو دیوان اردوے باقی یکتا	شد از حلیۂ طبع اکنون مجلا
محقق رقم کرد از بہر سالش	کہ دیوان باقی عجائب دل افزا
	۱۳۱۳ ھ

الحمد و المنۃ کہ دیوان بے نظیر جو ہر غیرت کلام و زیر از تصنیفات خانزاد ... دولت
... جناب مہاراجہ گردھاری پرشاد صاحب یعنی راجہ بہادر متخلص بہ باقی کایستھ ...
... حیدرآباد دکن دام اقبالہ و اجلالہ ولد راجہ نرسہری پرشاد بہادر بن رائے ...
... بہادر بن رائے راجا رام بہادر مطبع نظم اخبار سوم بہ لکھنؤ پریس (جو بہ ایماے سرکار جناب
راجہ صاحب ممدوح قایم ہے) میں باہتمام منشی دوارکا پرشاد افق طبع ہوا ۱۳۱۳ ھ

فہرست تصنیفات جناب مہاراجہ بہادر ممدوح

بھاگوت شریف فارسی - بھاگوت سار بھاشا - تیرتھ مال بھاشا - توشۂ آخرت - گیتو نامہ - کلیات
یادگار باقی فارسی - دیوان بقاے باقی اردو - نعت افضل التسبیح - قصائد باقی - مثنوی صنائع و بدائع
بہار عام - پرنس نامہ - تنبیہات باقی - مکتوبات منظوم - ضرب الامثال - کنوز التواریخ
تحقیقات سیاق باقی - پیرایۂ عروض - منشآت باقی - آئینۂ سخن - زمزمۂ باقی - رباعیات
مناجات باران رحمت - کلام متفرقات - تذکرۂ قدردانان - باقی نامہ -



شبیہ مبارک جناب معلی القاب مہاراجہ گردھاری پرشاد صاحب باقی بہادر

[illegible] حیدرآباد دکن - [illegible]